الأربعین:

اَلدُّرَّۃُ الْبَیْضَاء

فی مناقب

فَاطِمَۃَ الزَّھْرَاء سلام اللہ علیہا

(سیدۂ کائنات سلام اللہ علیہا)

شیخ الاسلام ڈاکٹر مُحمّد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

الأربعین :

اَلدُّرَّۃُ البَیضَآء

فی مناقبِ

فَاطِمَۃَ الزَّھرآء سلام اللہ علیہا

(سیدۂ کائنات سلام اللہ علیہا)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 7237695

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

نام کتاب	:	الدُّرَّةُ الْبَيْضَآءُ فِي مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ
مؤلف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
ترجمہ	:	مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی (شیخ التفسیر والفقہ، دی منہاج یونیورسٹی)
تحقیق و تخریج	:	محمد تاج الدین کالامی، محمد فاروق رانا (منہاجینز)
زیرِ اہتمام	:	فریدِ ملّت ریسرچ انسٹیٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
اشاعتِ اوّل	:	مارچ 2003ء (2,200)
اشاعتِ دوم	:	اپریل 2003ء (1,100)
اشاعتِ سوم	:	جنوری 2004ء (1,100)
اشاعتِ چہارم	:	اکتوبر 2004ء (1,100)
اشاعتِ پنجم	:	جنوری 2006ء (1,100)
اشاعتِ ششم	:	مارچ 2007ء
تعداد	:	1,100
قیمت VRG پیپر	:	-/130 روپے

ISBN 969-32-0364-X

نوٹ: ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات و لیکچرز کے آڈیو/ ویڈیو کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لئے تحریکِ منہاج القرآن کے لئے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلیکیشنز)

fmri@research.com.pk

مَوْلَایَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

وَ الْآلِ وَ الصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِیْنَ لَهُمْ

أَهْلِ التُّقٰی وَ النُّقٰی وَ الْحِلْمِ وَ الْکَرَمِ

﴿صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ عَلٰی آلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔۱) ۴-۱-۴/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴/ ۹۷۰-۳-۷، مؤرخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۴۴۳۱-۶۷ این۔۱/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ انتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/ ۹۲، مؤرخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُقدّمہ

سیدۂ کائنات سلام اللہ علیہا کی بارگاہ میں علامہ اِقبالؒ کا

منظوم نذرانۂ عقیدت

مریمؑ از یک نسبتِ عیسیٰؑ عزیز   از سہ نسبت حضرتِ زہراؑ عزیز

نورِ چشمِ رحمۃ للعالمیں   آں امامِ اولین و آخریں

آں کہ جاں در پیکرِ گیتی دمید   روزگارِ تازہ آئیں آفرید

بانوئے آں تاجدارِ ھَلْ اَتٰی   مرتضیٰ مشکل کشا شیرِ خدا

پادشاہ و کلبۂ ایوانِ او   یک حسام و یک زرہ سامانِ او

مادرِ آں مرکزِ پرکارِ عشق   مادرِ آں کارواں سالارِ عشق

آں یکے شمعِ شبستانِ حرم   حافظِ جمعیتِ خیرالامم

تانشیند آتشِ پیکار و کیں   پشتِ پازد بر سرِ تاج و نگیں

واں دگر مولائے ابرارِ جہاں   قوتِ بازوئے احرارِ جہاں

در نوائے زندگی سوز از حسینؑ   اہلِ حق حریت آموز از حسینؑ

سیرتِ فرزند ہا از امہات	جوہر صدق و صفا از امہات
مزرعِ تسلیم را حاصل بتول	مادراں را اسوۂ کامل بتول
بہر محتاجے دلش آں گونہ سوخت	با یہودے چادر خود را فروخت
نوری و ہم آتشی فرمانبرش	گم رضایش در رضائے شوہرش
آں ادب پروردۂ صبر و رضا	آسیا گردان و لب قرآں سرا
گریہ ہائے او ز بالیں بے نیاز	گوہر افشاندے بدامانِ نماز
اشکِ او بر چید جبریل از زمیں	ہمچو شبنم ریخت بر عرشِ بریں
رشتۂ آئینِ حق زنجیرِ پاست	پاسِ فرمانِ جنابِ مصطفیٰ است
ورنہ گردِ تربتش گردیدے	سجدہ ہا برخاکِ او پاشیدے (۱)

(۱) کلیاتِ اقبال (فارسی)، رموزِ بے خودی

بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے

فصل : ۱

آل فاطمة سلام الله عليها أهل البيت

﴿سیدهٔ کائنات سلام اللہ علیہا کا گھرانہ اہلِ بیت ہے﴾

۱۔ عن أنس بن مالک ﷺ: أن رسول الله ﷺ کان يَمُرُّ بباب فاطمةَ ستةَ أشهر إذا خرج إلی صلاة الفجر، يقول: الصلاةَ! يا أهلَ البيت: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَکُمْ تَطْهِيْرًا﴾۔(۱)

’’حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ چھ (۶) ماہ تک حضور نبی

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۳۵۲، رقم: ۳۲۰۶
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۲۵۹، ۲۸۵
۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۱، رقم: ۱۳۴۰، ۱۳۴۱
۴۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۸۸، رقم: ۳۲۲۷۲
۵۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵: ۳۶۰، رقم: ۲۹۵۳
۶۔ عبد بن حمید، المسند: ۳۶۷، رقم: ۱۲۲۳
۷۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۲، رقم: ۴۷۴۸
۸۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۵۶، رقم: ۲۶۷۱
۹۔ بخاری نے ’الکنیٰ (ص: ۲۵، رقم: ۲۰۵)‘ میں ابو الحمراء سے حدیث روایت کی ہے، جس میں آپ ﷺ کے اس عمل کی مدت نو (۹) ماہ بیان کی گئی ہے۔
۱۰۔ عبد بن حمید نے ’المسند (ص: ۱۷۳، رقم: ۴۷۵)‘ میں امام بخاری کی بیان کردہ روایت نقل کی ہے۔
۱۱۔ ابن حیان نے ’طبقات المحدثین باصبہان (۴: ۱۴۸)‘ میں حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے مروی اس روایت میں آٹھ ماہ کا ذکر کیا ہے۔

←

اکرم ﷺ کا یہ معمول رہا کہ جب نمازِ فجر کے لئے نکلتے اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دروازہ کے پاس سے گزرتے تو فرماتے: اے اہلِ بیت! نماز قائم کرو۔ (اور پھر یہ آیتِ مبارکہ پڑھتے:)...... اے اہلِ بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے۔‘‘

۲۔ عن أبي سعيد الخدري ﷺ في قوله: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾ قال: نُزِلَتْ في خمسةٍ: في رسولِ اللهِ ﷺ، و عليّ، و فاطمة، و الحسن، و الحسين ﷺ۔ (۲)

’’حضرت ابو سعید خدری ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشادِ مبارکہ...... اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے...... کے

......۱۲۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۸

۱۳۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۳۴

۱۴۔ مزی، تہذیب الکمال، ۳۵: ۲۵۰، ۲۵۱

۱۵۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۴۸۳

۱۶۔ سیوطی نے ’الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور (۵: ۶۱۳)‘ میں حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے روایت کی ہے۔

۱۷۔ سیوطی نے ’الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور (۶: ۶۰۶)‘ میں حضرت ابو الحمراء سے روایت کی ہے۔

۱۸۔ شوکانی، فتح القدیر، ۴: ۲۸۰

(۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۳۸۰، رقم: ۳۴۵۶

۲۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۱: ۲۳۱، رقم: ۳۷۵

۳۔ ابن حیان، طبقات المحدثین باصبہان، ۳: ۳۸۴

۴۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۰: [illegible]

۵۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۲۲: ۶

بارے میں کہا ہے کہ یہ آیت مبارکہ پانچ ہستیوں ...... حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم ...... کے بارے میں نازل ہوئی۔"

فصل : ۲

آل فاطمة سلام اللہ علیہا أهل كِساءٍ

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کا گھرانہ ہی اہلِ کساء ہے﴾

۳۔ عن صفية بنت شيبة، قالت: قالت عائشة رضی اللہ عنہا: خرج النبی ﷺ غداةً و عليه مِرط مُرَحَّلٌ من شعر أسودَ۔ فجاءَ الحسنُ بن عليٍّ رضی اللہ عنہما فأدخله، ثم جاء الحسين ؓ فدخل معه، ثم جاءت فاطمة رضی اللہ عنہا فأدخلها، ثم جاءَ عليٌّ ؓ فأدخله، ثم قال: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾۔ (۳)

''صفیہ بنت شیبہ روایت کرتی ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت باہر تشریف لائے درآں حالیکہ آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی جس پر سیاہ اُون سے کجاووں کے نقش بنے ہوئے تھے۔

---

(۳) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۸۸۳، رقم: ۲۴۲۴

۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۷۰، رقم: ۳۶۱۰۲

۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۶۷۲، رقم: ۱۱۴۹

۴۔ ابن راہویہ، المسند، ۳: ۶۷۸، رقم: ۱۲۷۱

۵۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۵۹، رقم: ۴۷۰۵

۶۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۲: ۱۴۹

۷۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۲۲: ۶، ۷

۸۔ بغوی، معالم التنزیل، ۳: ۵۲۹

۹۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۴۸۵

۱۰۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۶: ۶۰۵

پس حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں اُس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت حسین ؓ آئے تو آپ ﷺ کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ ﷺ نے اُنہیں اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ''اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے۔''

۴۔ عن عمر بن ابی سلمة ربیبِ النبی ﷺ، قال: لما نزلت هذه الآیةُ علی النبی ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ فی بیت أم سلمة، فدعا فاطمة و حسنا و حسینا ؓ فجَلَّلَهم بِكساء، و علیّ ؓ خلف ظهره فجلله بكساءٍ، ثُم قال: اللهم! هٰؤلاءِ أهلُ بیتی، فأذهِب عنهم الرجس و طَهِّرْهُم تطهیرا۔ (۴)

''پرورَدۂ نبی حضرت عمر بن ابی سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی

---

(۴) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۳۵۱، ۶۶۳، رقم: ۳۲۰۵، ۳۷۸۷

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۶: ۲۹۲

۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۵۸۷، رقم: ۹۹۴

۴۔ بیہقی نے 'السنن الکبری (۲: ۱۵۰)' میں یہ حدیث ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔

۵۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۴۵۱، رقم: ۳۵۵۸

۶۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۵۸، رقم: ۴۷۰۵

۷۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۵۴، رقم: ۲۶۶۲

←

اکرم ﷺ پر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں یہ آیت مبارکہ ...... اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے ...... نازل ہوئی؛ تو آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام کو بلایا اور ایک کملی میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی علیہ السلام حضور ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے انہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: الٰہی! یہ میرے اہلِ بیت ہیں، اِن سے نجاست دور کر اور اِن کو خوب پاک و صاف کر دے۔''

.... ۸۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۹: ۲۵، رقم: ۸۲۹۵

۹۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۴: ۱۳۴، رقم: ۳۷۹۹

۱۰۔ بیہقی، الاعتقاد: ۳۲۷

۱۱۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۹: ۱۲۶

۱۲۔ خطیب بغدادی، موضح أوہام الجمع والتفریق، ۲: ۲۸۱

۱۳۔ دولابی، الذریۃ الطاہرۃ: ۱۰۷، ۱۰۸، رقم: ۲۰۱

۱۴۔ ابن اثیر نے 'اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ (۷: ۲۱۸)' میں یہ حدیث حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

۱۵۔ عسقلانی، فتح الباری، ۷: ۱۳۸

۱۶۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۴: ۴۰۵

۱۷۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۲۲: ۷

۱۸۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۶: ۶۰۴

۱۹۔ شوکانی، فتح القدیر، ۴: ۲۷۹

فصل : ۳

فاطمة سلام اللہ علیہا سيدة نساء العالمين

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا سب جہانوں کی سردار ہیں﴾

۵۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا، أن النبي ﷺ قال و هو في مرضه الذي توفي فيه: يا فاطمة! ألا ترضين أن تكوني سيدة نساء العالمين و سيدة نساء هذه الأمة و سيدة نساء المؤمنين![(۵)]

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تو نہیں چاہتی کہ تو تمام جہانوں کی عورتوں، میری اِس اُمت کی تمام عورتوں اور مؤمنین کی تمام عورتوں کی سردار ہو!''

۶۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: أقبلتْ فاطمة تمشي كأن مِشْيَتها مَشْيُ النبي ﷺ، فقال النبي ﷺ: مرحبا بابنتي۔ ثم أجلسها عن يمينه أو عن شماله، ثم أسر إليها حديثا فبكتْ، فقلتُ لها: لم تبكين؟ ثم أسر إليها حديثا فضحكت، فقلتُ: ما رأيتُ كاليوم فرحا أقرب من

(۵) ۱۔ حاکم نے 'المستدرک (۳: ۱۷۰، رقم: ۴۷۴۰)' میں اسے صحیح قرار دیا ہے جبکہ ذہبی نے اس کی تائید کی ہے۔
۲۔ نسائی، السنن الکبری، ۴: ۲۵۱، رقم: ۷۰۷۸
۳۔ نسائی، السنن الکبری، ۵: ۱۴۶، رقم: ۸۵۱۷
۴۔ ابن سعد، الطبقات الکبری، ۲: ۲۴۷، ۲۴۸
۵۔ ابن سعد، الطبقات الکبری، ۸: ۲۶، ۲۷
۶۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۸

حزن، فسألتها عما قال، فقالت: ما كنتُ لأُفشِيَ سِرَّ رسول الله ﷺ، حتى قُبِضَ النبي ﷺ فسألتُها، فقالتْ: أسَرَّ إليَّ: إن جبريل كان يُعارضني القرآن كلَّ سنةٍ مرة، و إنه عارضني العام مرتين، و لا أُراهُ إلا حضر أجلي، و إنكِ أول أهل بيتي لحاقا بي۔ فبكيتُ، فقال: أما ترضين، أن تكوني سيدة نساء أهل الجنة، أو نساء المؤمنين! فضحكتُ لذلك۔[۶]

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا آئیں اور اُن کا چلنا ہو بہو حضور نبی اکرم ﷺ کے چلنے جیسا تھا۔ پس آپ ﷺ نے اپنی لختِ جگر کو خوش آمدید کہا اور اپنے دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا، پھر چپکے چپکے ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں، پس میں نے اُن سے پوچھا کہ کیوں رو رہی ہیں؟ پھر آپ ﷺ نے اُن سے کوئی بات چپکے چپکے کہی تو وہ ہنس پڑیں۔ پس میں نے کہا کہ آج کی طرح میں نے خوشی کو غم کے اتنے نزدیک کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے (حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے) پوچھا: آپ ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو فاش نہیں کر سکتی۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا تو میں نے اُن سے (اُس بارے میں) پھر پوچھا تو اُنہوں نے جواب دیا: آپ ﷺ نے مجھ سے سرگوشی کی کہ جبرائیل ہر سال میرے ساتھ قرآن کریم کا ایک بار دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال دو مرتبہ کیا ہے، مجھے یقین ہے کہ میرا آخری وقت آ پہنچا ہے اور بے شک میرے گھر

---

(۶) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، رقم: ۳۴۲۶، ۳۴۲۷

۲۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰۴، رقم: ۲۴۵۰

۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۶: ۲۸۲

والوں میں سے تم ہو جو سب سے پہلے مجھ سے آ ملو گی۔ اس بات نے مجھے رلایا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم تمام جنتی عورتوں کی سردار ہو یا تمام مسلمان عورتوں کی سردار ہو! پس اس بات پر میں ہنس پڑی۔‘‘

۷۔ عن مسروق: حدثتني عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها، قالت: قال رسول الله ﷺ: يا فاطمة! ألا ترضينَ أن تكوني سيدة نساءِ المؤمنين، أو سيدة نساء هذه الأمة![۷]

’’حضرت مسروق روایت کرتے ہیں کہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ مسلمان عورتوں کی سردار ہو یا میری اِس اُمت کی سب عورتوں کی سردار ہو!‘‘

۸۔ عن أبي هريرة ﷺ، أن رسول الله ﷺ قال: إن ملكا من السماء لم يكن زارني، فاستأذن الله في زيارتي، فبشرني أو أخبرني:

---

(۷) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۵: ۲۳۱۷، رقم: ۵۹۲۸
۲۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰۵، رقم: ۲۴۵۰
۳۔ نسائی، فضائل الصحابہ: ۷۷، رقم: ۲۶۳
۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۲، رقم: ۱۳۴۲
۵۔ طیالسی، المسند: ۱۹۶، رقم: ۱۳۷۳
۶۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۲: ۲۴۷
۷۔ دولابی، الذریۃ الطاہرۃ: ۱۰۱، ۱۰۲، رقم: ۱۸۸
۸۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۲: ۳۹، ۴۰
۹۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۳۰

أن فاطمة سيدة نساء أمتي۔ (۸)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آسمان کے ایک فرشتے نے میری زیارت نہیں کی تھی، پس اُس نے اللہ تعالیٰ سے میری زیارت کی اجازت لی اور اُس نے مجھے خوشخبری سنائی (یا) مجھے خبر دی کہ فاطمہ میری اُمت کی سب عورتوں کی سردار ہیں۔“

---

(۸) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۳، رقم: ۱۰۰۶

۲۔ بخاری، التاریخ الکبیر، ۱: ۲۳۲، رقم: ۷۲۸

۳۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۲۰۱)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح ہیں، سوائے محمد بن مروان ذہلی کے، اُسے ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔

۴۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۲۷

۵۔ مزی، تہذیب الکمال، ۲۶: ۳۹۱

فصل : ۴

فاطمة سلام الله عليها سيدة نساء أهل الجنة و ابناها سيدا شباب أهل الجنة

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا جنتی عورتوں کی اور آپ کے شہزادے جنتی جوانوں کے سردار ہیں﴾

۹۔ عن حُذيفةَ رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إنّ هذا مَلَكٌ لم ينزلِ الأرضَ قَطُّ قبلَ هذه الليلةِ استأذَنَ ربّه أن يُسَلِّمَ عليّ و يُبَشِّرني بأنّ فاطمة سيدة نساءِ أهل الجنة، و أنّ الحسن و الحسين سيدا شبابِ أهلِ الجنة۔ (۹)

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(۹) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۶۰، رقم: ۳۷۸۱
۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۸۰، ۹۵، رقم: ۸۲۹۸، ۸۳۶۵
۳۔ نسائی، فضائل الصحابہ: ۵۸، ۷۲، رقم: ۱۹۳، ۲۶۰
۴۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۳۹۱
۵۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۸۸، رقم: ۱۴۰۶
۶۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۸۸، رقم: ۳۲۲۷۱
۷۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۴، رقم: ۴۷۲۱، ۴۷۲۲
۸۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۳، رقم: ۱۰۰۵
۹۔ بیہقی، الاعتقاد: ۳۲۸
۱۰۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۴: ۱۹۰
۱۱۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۲۲۴

←

ایک فرشتہ جو اِس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہ اُترا تھا، اُس نے اپنے پروردگار سے اِجازت مانگی کہ مجھے سلام کرنے حاضر ہو اور مجھے یہ خوشخبری دے: فاطمہ اہلِ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہے اور حسن و حسین جنت کے تمام جوانوں کے سردار ہیں۔‘‘

۱۰۔ عن عليّ بن أبي طالب أن النبيّ ﷺ قال لفاطمة رضی اللہ عنہا: ألا ترضين أن تكوني سيدة نساء أهل الجنة، و ابناك سيدا شباب أهل الجنة۔ (۱۰)

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تمہیں اِس بات پر خوشی نہیں کہ اہلِ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہو اور تیرے دونوں بیٹے جنت کے تمام جوانوں کے۔‘‘

۱۳۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۳: ۱۲۳، ۲۵۲

۱۴۔ عسقلانی، فتح الباری، ۶: ۴۷۱

۱۵۔ سیوطی، تدریب الراوی، ۲: ۲۲۵

۱۶۔ سیوطی، الخصائص الکبریٰ، ۲: ۱۵۶، ۲۶۴

۱۷۔ امام بخاری نے ’الصحیح (۳: ۱۳۶۰، کتاب المناقب) میں قرابتِ رسول ﷺ کے مناقب کا باب باندھتے ہوئے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے کہا: و قال النبی ﷺ: فاطمة سيدة نساء أهل الجنة (حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ اہلِ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں)۔

۱۸۔ امام بخاری نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کے حوالے سے یہی عنوان ’الصحیح (۳: ۱۳۷۴)‘ میں دوبارہ باندھا ہے۔

(۱۰) ۱۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۰۱

۲۔ بزار، المسند، ۳: ۱۰۲، رقم: ۸۸۵

۱۱۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، قال: خط رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الأرض أربعة خطوط۔ قال: تدرون ما هذا؟ فقالوا: الله و رسوله أعلم۔ فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أفضل نساء أهل الجنة: خديجة بنت خويلد، و فاطمة بنت محمد، و آسية بنت مزاحم امرأة فرعون، و مريم ابنة عمران رضی اللہ عنهن اجمعين۔ (۱۱)

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

(۱۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۲۹۳، ۳۱۶

۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۹۳، ۹۴، رقم: ۸۳۵۵، ۸۳۶۴

۳۔ نسائی، فضائل الصحابہ: ۷۴، ۷۶، رقم: ۲۵۰، ۲۵۹

۴۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۷۰، رقم: ۷۰۱۰

۵۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۵۳۹، رقم: ۳۸۳۶

۶۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۴، ۲۰۵، رقم: ۴۷۵۴، ۴۸۵۲

۷۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۰، ۷۶۱، رقم: ۱۳۳۹

۸۔ ابو یعلیٰ، المسند، ۵: ۱۱۰، رقم: ۲۷۲۲

۹۔ شیبانی، الآحاد و المثانی، ۵: ۳۶۴، رقم: ۲۹۶۲

۱۰۔ عبد بن حمید، المسند، ۱: ۲۰۵، رقم: ۵۹۷

۱۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۱: ۳۳۶، رقم: ۱۱۹۲۸

۱۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۷، رقم: ۱۰۱۹

۱۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۳: ۷، رقم: ۲۰۱

۱۴۔ بیہقی، الاعتقاد: ۳۲۹

۱۵۔ ابن عبد البر، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ۴: ۱۸۲۱، ۱۸۲۲

۱۶۔ نووی، تہذیب الاسماء و اللغات، ۲: ۶۰۸

۱۷۔ ذہبی نے ’سیر أعلام النبلاء، (۲: ۱۲۳)‘ میں اسے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع حدیث قرار دیا ہے۔

←

نے زمین پر چار (۴) لکیریں کھینچیں، اور فرمایا: تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: اللہ اور اُس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہلِ جنت کی تمام عورتوں میں سے افضل ترین (چار) ہیں: خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم اور مریم بنت عمران رضی اللہ عنھن اجمعین۔"

۱۲۔ عن صالح قال: قالت عائشة لفاطمة بنت رسول الله ﷺ: ألا أبشرکِ أني سمعت رسول الله ﷺ يقول: سيدات أهل الجنة أربع: مريم بنت عمران، و فاطمة بنت رسول الله ﷺ، و خديجة بنت خويلد، و آسية امرأة فرعون۔ (۱۲)

"حضرت صالح ﷺ روایت کرتے ہیں کہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں! (وہ یہ کہ) میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اہلِ جنت کی عورتوں کی سردار صرف چار خواتین ہیں: مریم بنت عمران، فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ، خدیجہ بنت خویلد اور فرعون کی بیوی آسیہ۔"

۱۸۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹:۲۲۳)' میں کہا ہے کہ اسے احمد، ابویعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے، اور ان کی بیان کردہ روایت کے رجال صحیح ہیں۔

۱۹۔ عسقلانی، فتح الباری، ۶: ۴۷۲

۲۰۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۸: ۵۵

۲۱۔ حسینی، البیان والتعریف، ۱: ۱۳۳، رقم: ۳۱۶

۲۲۔ مناوی، فیض القدیر، ۲: ۵۳

۲۳۔ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ۴: ۸۳

۲۴۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۲: ۳۹۴

(۱۲) احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۰، رقم: ۱۳۳۶

فصل : ۵

حرّم اللہ فاطمة سلام اللہ علیہا و ذُرّیتھا علی النار

﴿اللہ تعالیٰ نے فاطمہ اور آلِ فاطمہ پر جہنم کی آگ حرام کردی﴾

۱۳۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ لفاطمة رضی اللہ عنہا: إن اللہ ﷻ غیر معذّبک و لا ولدک۔ (۱۳)

"حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری اولاد کو آگ کا عذاب نہیں دے گا۔"

۱۴۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ: إنّ فاطمة حصنت فرجھا فحرّمھا اللہ و ذرِّیتَھا علی النّار۔ (۱۴)

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ نے اپنی عصمت و پاک دامنی کی ایسی حفاظت

---

(۱۳) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۱: ۲۱۰، رقم: ۱۱۶۸۵

۲۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۹: ۲۰۲) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۳۔ سخاوی، إستجلاب ارتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف: ۱۱۷

(۱۴) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۷، رقم: ۱۰۱۸

۲۔ بزار، المسند، ۵: ۲۲۳، رقم: ۱۸۲۹

۳۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۵، رقم: ۴۷۲۶

۴۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۴: ۱۸۸

۵۔ سخاوی، إستجلاب ارتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف: ۱۱۵، ۱۱۶

کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اُس کی اولاد کو آگ سے محفوظ فرما دیا ہے۔‘‘

۱۵۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ: إنما سمیت بنتي فاطمۃ لأن اللہ ﷻ فطمھا و فطم محبیھا عن النار۔(۱۵)

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری بیٹی کا نام فاطمہ اِس لئے رکھا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اُس سے محبت رکھنے والوں کو دوزخ سے الگ تھلگ کر دیا ہے۔‘‘

(۱۵) ۱۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۱: ۳۴۶، رقم: ۱۳۸۵

۲۔ ہندی نے ’کنز العمال (۱۲: ۱۰۹، رقم: ۳۴۲۲۷)‘ میں کہا ہے کہ اسے دیلمی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۔ سخاوی نے ’إستجلاب ارتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول ﷺ و ذوي الشرف (ص: ۹۶)‘ میں کہا ہے کہ اسے دیلمی نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے۔

فصل : ٦

أمّ فاطمة سلام الله عليهما أفضل النساء

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی والدہ افضل النساء ہیں﴾

۱۶۔ عن عبد الله بن جعفر، قال: سمعتُ عليّ بن أبي طالب رضي الله عنه يَقُوْلُ: سمِعتُ رسولَ الله ﷺ يقولُ: خيرُ نِسائها خَديجةُ بِنت خُويلد، و خير نسائها مريمُ بنت عمرانَ۔ (۱۶)

''حضرت عبد اللہ بن جعفر روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: (اپنے زمانہ کی عورتوں میں) سب سے افضل خدیجہ بنت خویلد ہیں، اور (اپنے زمانہ کی عورتوں میں) سب سے افضل مریم بنت عمران ہیں۔''

۱۷۔ عن عبد الله بن جعفر، سمعتُ علياً بالكوفة، يقول: سمعتُ رسول الله ﷺ يقول: خير نسائها مريم بنت عمران، و خير نسائها

(۱۶) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۷۰۲، رقم: ۳۸۷۷

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۱۱۶، ۱۳۲

۳۔ ابو یعلیٰ، المسند، ۱: ۴۵۵

۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۸۵۲، رقم: ۱۵۸۰

۵۔ ابن عبد البر، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ۴: ۱۸۲۳

۶۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۱۳

۷۔ عسقلانی، فتح الباری، ۶: ۴۴۷

۸۔ عسقلانی، فتح الباری، ۷: ۱۰۷

۹۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۷: ۶۰۳

خديجة بنت خويلد۔

قال أبو كُرَيبٍ: و أشار وكيع إلى السماء و الأرض۔(۱۷)

''حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کوفہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا: مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد زمین و آسمان میں سب عورتوں سے بہتر ہیں۔

---

(۱۷)۱۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۸۸۶، رقم: ۲۴۳۰

۲۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۲۶۵، ۱۳۸۸، رقم: ۳۲۴۹، ۳۶۰۴

۳۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۹۳، رقم: ۸۳۵۴

۴۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۸۴، ۱۴۳

۵۔ عبدالرزاق، المصنف، ۷: ۴۹۲، رقم: ۱۴۰۰۶

۶۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۹۰، رقم: ۳۲۲۸۹

۷۔ بزار، المسند، ۲: ۱۱۵، رقم: ۴۶۸

۸۔ ابویعلیٰ، المسند، ۱: ۳۹۹، رقم: ۵۲۲

۹۔ نسائی، فضائل الصحابہ: ۷۴، رقم: ۲۴۹

۱۰۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۸۴۷، ۸۵۲، رقم: ۱۵۶۳، ۱۵۷۹، ۱۵۸۴

۱۱۔ شیبانی، الآحاد و المثانی، ۵: ۳۸۰، رقم: ۲۹۸۵

۱۲۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۵۳۹، رقم: ۳۸۳۷

۱۳۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۲۰۳، ۶۵۷، رقم: ۴۸۴۷، ۶۴۱۹

۱۴۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۶: ۳۶۷

۱۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۳: ۸، رقم: ۴

۱۶۔ محاملی، الامالی: ۱۸۸، رقم: ۱۶۴

۱۷۔ دولابی، الذریۃ الطاہرۃ: ۳۷، رقم: ۲۸

۱۸۔ ابن عبدالبر، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ۴: ۱۸۲۴

۱۹۔ ابن جوزی، صفۃ الصفوۃ، ۲: ۳

"(راوی) ابوکریب کہتے ہیں کہ وکیع نے (یہ حدیث بیان کرتے ہوئے) زمین و آسمان کی طرف اِشارہ کیا۔"☆

☆ وضاحت: اِن اَحادیث کا متذکرہ بالا فصل ۳ اور ۴ کی اَحادیث سے کوئی تعارض نہیں ہے کیونکہ ان کی فضیلت زمانی ہے، یعنی اُن کے اپنے اپنے زمانوں میں خواتینِ عالم میں سے کوئی اُن کے ہم پلہ نہ تھی۔ مگر سیدۂ کائنات سلام اللہ علیہا کی اَفضلیت عمومی اور مطلق ہے، جو سب جہانوں اور زمانوں کو محیط ہے۔

بقولِ علامہ اقبال:

مریم از یک نسبتِ عیسیٰ عزیز
از سہ نسبت حضرتِ زہراؑ عزیز

نورِ چشمِ رحمۃٌ للعالمین
آں امامِ اَوّلین و آخرین

بانوی آں تاجدارِ ھل اَتیٰ
مرتضیٰ مشکل کشا شیرِ خدا

مادرِ آن مرکزِ پرکارِ عشق
مادرِ آن کاروانِ سالارِ عشق

در نوائے زندگی سوز از حسینؑ
اَہلِ حق حرّیت آموز از حسینؑ

مزرعِ تسلیم را حاصل بتولؑ
مادراں را اُسوۂ کامل بتولؑ

فصل : ۷

قولُ الرّسول ﷺ ...... فداکِ أبی و أُمّی یا فاطمة!

﴿فرمانِ رسول ﷺ ...... فاطمہ! میرے ماں باپ تجھ پر قربان﴾

۱۸۔ عن ابن عمر رضی الله عنهما: أن النبی ﷺ کان إذا سافر کان آخر الناس عهدا به فاطمة، و إذا قدم من سفر کان أوّل الناس به عهدًا فاطمة رضی الله عنها۔ فقال لها رسول الله ﷺ: فداکِ أبی و أُمّی۔ (۱۸)

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل و عیال میں سے سب کے بعد جس سے گفتگو کر کے سفر پر روانہ ہوتے وہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں، اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہی ہوتیں، اور یہ کہ حضور ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرماتے: (فاطمہ!) میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔‘‘

۱۹۔ عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه أن النبی ﷺ قال لفاطمة: فِداکِ أبی و أمی۔ (۱۹)

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے (بھی) مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے تھے: (فاطمہ!) میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔‘‘

---

(۱۸) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۰، رقم: ۴۷۳۰
۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۲: ۴۷۰، ۴۷۱، رقم: ۶۹۶
۳۔ ہیثمی، موارد الظمآن: ۶۳۱، رقم: ۲۵۴۰

(۱۹) شوکانی نے ’در السحابہ فی مناقب القرابة والصحابہ (ص: ۲۷۹)‘ میں کہا ہے کہ اسے حاکم نے ’المستدرک‘ میں روایت کیا ہے۔

فصل : ۸

فاطمة سلام الله عليها بضعة من رسول الله ﷺ

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا ...... لختِ جگرِ مصطفیٰ ﷺ﴾

۲۰۔ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي۔ (۲۰)

''حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، پس جس نے اُسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔''

---

(۲۰) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۶۱، رقم: ۳۵۱۰
۲۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۷۴، رقم: ۳۵۵۶
۳۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰۳، رقم: ۲۴۴۹
۴۔ ابن ابی شیبہ نے 'المصنف (۶: ۳۸۸، رقم: ۳۲۲۶۹)' میں یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
۵۔ ابوعوانہ، المسند، ۳: ۷۰، رقم: ۴۲۳۳
۶۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵: ۳۶۱، رقم: ۲۹۵۴
۷۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۴، رقم: ۱۰۱۳
۸۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۲، رقم: ۴۷۴۷
۹۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۱۰: ۲۰۱
۱۰۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۳: ۱۴۵، رقم: ۴۳۸۹
۱۱۔ ابن جوزی، صفۃ الصفوۃ، ۲: ۷
۱۲۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۸۰
۱۳۔ ابن بشکوال، غوامض الاسماء المبھمۃ، ۱: ۳۴۱

←

......

۱۴۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۸: ۵۶

۱۵۔ حسینی، البیان والتعریف، ۱: ۲۷۰

۱۶۔ مناوی، فیض القدیر، ۴: ۴۲۱

۱۷۔ عجلونی، کشف الخفاء و مزیل الالباس، ۲: ۱۱۲، رقم: ۱۸۳۱

مندرجہ بالا حوالہ جات کے علاوہ آئمہ و محدثین نے درج ذیل مقامات پر بھی حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان مبارک نقل کیا ہے، جس میں آپ ﷺ نے سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو بَضْعَةٌ مِنِّی فرما کر اپنی جان کا حصہ قرار دیا ہے:

۱۸۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۶۴، رقم: ۳۵۲۳

۱۹۔ بخاری، الصحیح، ۵: ۲۰۰۴، رقم: ۴۹۳۲

۲۰۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۹۸، رقم: ۳۸۶۷

۲۱۔ ابوداؤد، السنن، ۲: ۲۲۶، رقم: ۲۰۷۱

۲۲۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۶۴۳، ۶۴۴، رقم: ۱۹۹۸، ۱۹۹۹

۲۳۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۱۴۸، رقم: ۸۳۷۰۔۸۳۷۲

۲۴۔ نسائی، فضائل الصحابہ: ۷۸، رقم: ۲۶۵

۲۵۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۵، ۳۲۳، ۳۲۶، ۳۲۸

۲۶۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۸، ۷۵۹، رقم: ۱۳۲۴، ۱۳۲۷، ۱۳۳۳، ۱۳۳۵

۲۷۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۸، ۵۳۵، رقم: ۶۹۵۵، ۶۹۵۷، ۷۰۶۰

۲۸۔ عبدالرزاق، المصنف، ۷: ۳۰۱، ۳۰۲، رقم: ۱۳۲۶۸، ۱۳۲۶۹

۲۹۔ ابوعوانہ، المسند، ۳: ۷۱، رقم: ۴۲۳۱، ۴۲۳۴

۳۰۔ بزار، المسند، ۲: ۱۶۰، رقم: ۵۲۶

۳۱۔ بزار، المسند، ۶: ۱۵۰، رقم: ۲۱۹۳

۳۲۔ ابویعلی، المسند، ۱۳: ۱۳۴، رقم: ۷۱۸۱

۳۳۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵: ۳۶۱، ۳۶۲، رقم: ۲۹۵۴، ۲۹۵۷

۳۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۰: ۱۸، ۱۹، رقم: ۱۸، ۲۱

←

....

.... ۳۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۵، رقم: ۱۰۱۰

۳۶۔ حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادیث الرسول ﷺ، ۳: ۱۸۲، ۱۸۳

۳۷۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۳، رقم: ۴۷۵۱

۳۸۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷: ۳۰۷، ۳۰۸

۳۹۔ بیہقی السنن الکبریٰ، ۱۰: ۲۸۸

۴۰۔ مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۹: ۳۱۵، رقم: ۲۷۴

۴۱۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۱: ۲۳۲، رقم: ۸۸۷

۴۲۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۳: ۱۳۵، رقم: ۴۳۸۹

۴۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۴: ۲۵۵

۴۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۰۳

۴۵۔ ہیثمی، زوائد الحارث، ۲: ۹۱۰، رقم: ۹۹۱

۴۶۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ: ۴۷، ۴۸، رقم: ۵۵، ۵۶

۴۷۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۸: ۲۶۲

۴۸۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۲: ۴۰، ۴۱، ۱۷۵

۴۹۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء، وطبقات الاصفیاء، ۳: ۲۰۶

۵۰۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء، وطبقات الاصفیاء، ۷: ۳۲۵

۵۱۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۲۵۷

۵۲۔ ابن قانع، معجم الصحابہ، ۳: ۱۱۰، رقم: ۱۰۷۶

۵۳۔ نووی، شرح صحیح مسلم، ۲: ۱۶

۵۴۔ قیسرانی، تذکرۃ الحفاظ، ۲: ۴۳۵

۵۵۔ قیسرانی، تذکرۃ الحفاظ، ۳: ۱۲۶۵

۵۶۔ مناوی، فیض القدیر، ۳: ۱۵

۵۷۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۱۹، ۱۳۳

۵۸۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۳: ۳۹۳

۵۹۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۵: ۹۰

←

۲۱۔ عن محمد بن عليّ قال: قال رسول الله ﷺ: إنما فاطمة بضعة مني، فمن أغضبها أغضبني۔(۲۱)

''محمد بن علی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، پس جس نے اُسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔''

۲۲۔ عن علي رضی اللہ عنہ أنه كان عند رسول الله ﷺ، فقال: أيّ شئ خير للمرأة؟ فسكتوا، فلما رجعتُ قلت لفاطمة: أيّ شئ خير للنساء؟ قالت: ألا يراهن الرجال۔ فذكرتُ ذلک للنبي ﷺ، فقال: إنما فاطمة بَضعة مني۔(۲۲)

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ بارگاہِ نبوی میں حاضر تھے، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: عورت کے لئے کونسی شے بہتر ہے؟ اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے۔ جب میں گھر لوٹا تو میں نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے پوچھا: بتاؤ

۲۰۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۱۹: ۴۸۸
۲۱۔ ذہبی، معجم المحدثین: ۹
۲۲۔ مزی، تہذیب الکمال، ۲۲: ۵۹۹
۲۳۔ مزی، تہذیب الکمال، ۳۵: ۲۵۰
۲۴۔ دار قطنی، سؤالات حمزہ: ۸۰، رقم: ۳۰۹
۲۵۔ ابن جوزی، تذکرۃ الخواص: ۲۷۹
۲۶۔ سخاوی، إستجلاب ارتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف: ۹۷

(۲۱) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۸۸، رقم: ۳۲۲۶۹
۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۵۵، ۷۵۶، رقم: ۱۳۲۶
۳۔ محب طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی: ۸۰، ۸۱

(۲۲) ۱۔ بزار، المسند، ۲: ۱۶۰، رقم: ۵۲۶
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۴: ۲۵۵

←

عورت کیلئے کونسی شے بہتر ہے؟ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے جواب دیا: عورت کے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ اُسے غیر مرد نہ دیکھے۔ میں نے اِس چیز کا تذکرہ حضور نبی اکرم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے۔“

۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۰۲

۴۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۲: ۴۰، ۴۱، ۱۷۵

۵۔ دار قطنی، سؤالات حمزہ: ۲۸۰، رقم: ۴۰۹

فصل : ۹

كان النبي ﷺ يقوم لفاطمة سلام الله عليها و يرحب بها و يقبل يدها و يجلسها في مكانه عند قدومها إليه حباً لها

﴿حضور ﷺ آمدِ فاطمہ سلام اللہ علیہا پر محبتاً کھڑے ہو جاتے، ہاتھ چومتے اور اپنی نشست پر بٹھا لیتے﴾

۲۳۔ عن عائشة أم المؤمنين رضی الله عنها قالت: كان رسول الله ﷺ إذا رآها قد أقبلت رحب بها، ثم قام إليها فقبّلها، ثم أخذ بيدها فجاء بها حتى يجلسها في مكانه۔ و كانت إذا رأت النبي ﷺ رحبت به، ثم قامت إليه فقبلته ﷺ۔ (۲۳)

''اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو آتے ہوئے دیکھتے تو خوش آمدید کہتے، پھر ان کی خاطر کھڑے ہو جاتے، انہیں بوسہ دیتے، اُن کا ہاتھ پکڑ کر لاتے اور انہیں اپنی نشست پر بٹھا لیتے۔ اور جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو اپنی طرف

---

(۲۳) ۱۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۳۹۱، ۳۹۲، رقم: ۹۲۳۶، ۹۲۳۷

۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۰۳، رقم: ۶۹۵۳

۳۔ شیبانی، الآحاد و المثانی، ۵: ۳۶۷، رقم: ۲۹۶۷

۴۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۴: ۲۴۲، رقم: ۴۰۸۹

۵۔ حاکم، المستدرک، ۴: ۳۰۳، رقم: ۷۷۱۵

۶۔ بخاری، الادب المفرد: ۳۲۶، رقم: ۹۴۷

۷۔ دولابی، الذریۃ الطاہرۃ: ۱۰۰، رقم: ۱۸۴

تشریف لاتے ہوئے دیکھتیں تو خوش آمدید کہتیں، پھر کھڑی ہو جاتیں اور آپ ﷺ کو بوسہ دیتیں۔‘‘

۴۴۔ عن أم المؤمنين عائشة رضی الله عنها أنها قالت: كانت [فاطمة] إذا دخلت عليه ﷺ رحب بها و قام إليها فأخذ بيدها فقبلها و أجلسها في مجلسه۔ (۴۴)

’’اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتیں تو حضور ﷺ سیدہ سلام اللہ علیہا کو خوش آمدید کہتے، کھڑے ہو کر اُن کا استقبال کرتے، اُن کا ہاتھ پکڑ کر اُسے بوسہ دیتے اور اُنہیں اپنی نشست پر بٹھا لیتے۔‘‘

۴۵۔ عن عائشة أم المؤمنين رضی الله عنها قالت: كانت فاطمة إذا دخلت عليه ﷺ قام إليها فقبلها و رحب بها و أخذ بيدها، فأجلسها في مجلسه، و كانت هي إذا دخل عليها رسول الله ﷺ قامت إليه مستقبلة و قبلت يده۔ (۴۵)

(۴۴) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۷، رقم: ۴۷۳۲

۲۔ نسائی، فضائل الصحابہ: ۷۸، رقم: ۲۶۴

۳۔ ابن راہویہ، المسند، ۱: ۸، رقم: ۶

۴۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷: ۱۰۱

۵۔ بیہقی، شعب الایمان، ۶: ۴۶۷، رقم: ۸۹۲۷

۶۔ مقری، تقبیل الید: ۹۱

۷۔ عسقلانی نے ’فتح الباری (۱۱: ۵۰)‘ میں کہا ہے کہ یہ حدیث ابو داؤد اور ترمذی نے بیان کی ہے اور اسے حسن کہا ہے، جبکہ ابن حبان اور حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔

(۴۵) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۴، رقم: ۴۷۵۳

’’اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا جب حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو حضور ﷺ کھڑے ہو کر اُن کا اِستقبال فرماتے، اُنہیں بوسہ دیتے، خوش آمدید کہتے اور اُن کا ہاتھ پکڑ کر اپنی نشست پر بٹھا لیتے۔ اور جب آپ ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں رونق اَفروز ہوتے تو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا بھی آپ ﷺ کے اِستقبال کے لئے کھڑی ہو جاتیں اور آپ ﷺ کے دستِ اَقدس کو بوسہ دیتیں۔‘‘

.... ۲۔ محب طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی: ۸۵

۳۔ ہیثمی، موارد الظمآن: ۵۴۹، رقم: ۲۲۲۳

۴۔ عسقلانی، فتح الباری، ۱۱: ۵۰

۵۔ شوکانی، درّ السحابہ فی مناقب القرابۃ والصحابۃ: ۲۷۹

حاکم نے اس روایت کو شرطِ شیخین پر صحیح قرار دیا ہے۔

فصل : ۱۰

بسط النبی ﷺ شملته لفاطمة الزهراء سلام الله علیها

﴿حضور ﷺ سیدہ سلام اللہ علیہا کی نشست کے لئے اپنی کملی مبارک بچھا دیتے﴾

۲۶۔ عن عليّ رضي الله عنه أنه دخل على النبيّ ﷺ و قد بَسَطَ شملةً، فجلس عليها هو و فاطمة و عليّ و الحسن و الحسين، ثم أخذ النبيّ ﷺ بمَجَامِعِه فعقد عليهم، ثم قال: اللّٰهم ارضَ عنهم كما أنا عنهم راضٍ۔ (۲۶)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، درآں حالیکہ آپ ﷺ نے چادر بچھائی ہوئی تھی۔ پس اُس پر حضور ﷺ، حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم بیٹھ گئے پھر آپ ﷺ نے اُس چادر کے کنارے پکڑے اور اُن پر ڈال کر اُس میں گرہ لگا دی۔ پھر فرمایا: اے اللہ! تو بھی اِن سے راضی ہو جا، جس طرح میں اِن سے راضی ہوں۔''

---

(۲۶) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۵: ۳۴۸، رقم: ۵۵۱۴

۲۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۹: ۱۶۹) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح ہیں، سوائے عبید بن طفیل کے اور وہ ثقہ ہے، اُس کی کنیت ابوسیدان ہے۔

فصل : ۱۱

بداية سفر النبي ﷺ من بيت فاطمة سلام الله عليها و انتهائه إليها

﴿سفرِ مصطفیٰ ﷺ کی اِبتداء اور اِنتہاء بیتِ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے ہوتی﴾

۲۷۔ عن ثوبان مولی رسول الله ﷺ، قال: كان رسول الله ﷺ إذا سافر كان آخر عهده بإنسان من أهله فاطمة، و أول من يدخل عليها إذا قدم فاطمة۔ (۲۷)

''حضور نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور ﷺ جب سفر کا اِرادہ فرماتے تو اپنے اہل و عیال میں سے سب کے بعد جس سے گفتگو فرما کر سفر پر روانہ ہوتے وہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں، اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں۔''

۲۸۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما: أن النبي ﷺ كان إذا سافر كان آخر الناس عهدا به فاطمة، و إذا قدم من سفر كان أوّل الناس به عهدًا

---

(۲۷) ۱۔ ابو داؤد، السنن، ۴: ۸۷، رقم: ۴۲۱۳

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۲۷۵

۳۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۱: ۲۶

۴۔ زید بغدادی، ترکۃ النبی ﷺ: ۵۷

فاطمة رضی الله عنها۔ فقال لها رسول الله ﷺ: فداکِ أبی و أمّی۔ (۲۸)

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر کا اِرادہ فرماتے تو اپنے اہل وعیال میں سے سب کے بعد جس سے گفتگو فرما کر سفر پر روانہ ہوتے وہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں، اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہی ہوتیں، اور یہ کہ حضور ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرماتے: (فاطمہ!) میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔''

۴۹۔ عن ابن عباس قال: کان رسول الله ﷺ إذا قدم من سفر قبّل ابنته فاطمة۔ (۴۹)

---

(۴۸) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۹، ۱۷۰، رقم: ۴۷۳۹، ۴۷۴۰

۲۔ حاکم، المستدرک، ۱: ۲۶۴، رقم: ۱۷۹۸

۳۔ حاکم نے 'المستدرک (۳: ۱۶۹، رقم: ۴۷۳۷)' میں اِسے حضرت ابو ثعلبہ خشنی سے بھی ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۴۔ ابن حبان، الصحیح، ۲: ۴۷۰، ۴۷۱، رقم: ۶۹۶

۵۔ ہیثمی، موارد الظمآن: ۱: ۶۳۱، رقم: ۲۵۴۰

۶۔ ابن عساکر نے بھی 'تاریخ دمشق الکبیر (۴۳: ۱۴۱)' میں حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث بیان کی ہے۔

(۴۹) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۴: ۲۴۸، رقم: ۴۱۰۵

۲۔ ابو یعلی، المسند، ۴: ۳۵۲، رقم: ۲۴۶۶

۳۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۸: ۴۲)' میں کہا ہے کہ طبرانی نے اسے 'الاوسط' میں روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۴۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۹

۵۔ سیوطی، الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر ﷺ: ۱۸۹، رقم: ۳۰۳

۶۔ مناوی، فیض القدیر، ۵: ۱۵۵

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو اپنی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بوسہ دیتے۔''

فصل : ۱۲

فاطمة سلام اللہ علیہا أحب الناس إلی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا ...... رُوئے زمین پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا مرکزِ خاص﴾

۳۰۔ عن جُمَیع بن عُمیر التیميّ، قال: دخلتُ مع عمّتي علی عائشة، فسُئِلتُ أيُّ الناس کان أحب إلي رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ قالت: فاطمة، فقیل: من الرجال؟ قالت: زوجها، إن کان ما علمتُ صوّاما قوّاما۔ (۳۰)

''حضرت جمیع بن عمیر تیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کون زیادہ محبوب تھا؟ اُمُّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: فاطمہ سلام اللہ علیہا۔ عرض کیا گیا: مردوں میں سے (کون زیادہ محبوب تھا)؟ فرمایا: اُن کے شوہر، جہاں تک میں

---

(۳۰) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۷۰۱، رقم: ۳۸۷۴

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۳، ۴۰۴، رقم: ۱۰۰۸، ۱۰۰۹

۳۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۱، رقم: ۴۷۴۴

۸۔ محب طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی: ۷۷

۴۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۹

۵۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۲۵

۶۔ مزی، تہذیب الکمال، ۴: ۵۱۲

۷۔ شوکانی، در السحابہ فی مناقب القرابۃ والصحابہ: ۲۷۳

جانتی ہوں وہ بہت زیادہ روزہ رکھنے والے اور راتوں کو عبادت کے لئے بہت قیام کرنے والے تھے۔‘‘

۳۱۔ عن ابن بريدة، عن أبيه، قال: كان أحبُّ النساء إلى رسول الله ﷺ فاطمة و من الرجال عليّ۔ (۳۱)

’’حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبت حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا سے تھی اور مردوں میں سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ محبوب تھے۔‘‘

۳۲۔ عن أبي سلمة بن عبدالرحمن، قال: أخبرني أسامة بن زيد، قال: كنت جالساً إذ جاء عليٌّ و العباس رضی اللہ عنہما يستأذنان، فقالا: يا أسامة! استأذن لنا على رسول الله ﷺ، فقلت: يا رسول الله! عليٌّ و العباس يستأذنان، فقال: أتدري، ما جاء بهما؟ قلت: لا، فقال النبي ﷺ: لكني أدري، ائذن لهما، فدخلا، فقالا: يا رسول الله! جئناک نسألک أيُّ أهلکَ أحب إليکَ؟ قال: فاطمة بنت

(۳۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۹۸، رقم: ۳۸۶۸

۲۔ نسائی نے ’السنن الکبریٰ (۵: ۱۴۰، رقم: ۸۴۹۸)‘ میں ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔

۳۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۷: ۱۹۹، رقم: ۷۲۶۲

۴۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۸، رقم: ۴۷۳۵

۵۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۳۱

۶۔ شوکانی، درالسحابہ فی مناقب القرابۃ والصحابۃ: ۲۷۴

محمد۔ (۳۲)

''حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا: میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما تشریف لائے، انہوں نے کہا: اُسامہ! ہمارے لئے حضور نبی اکرم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما (حاضری کی) اجازت مانگتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جانتے ہو وہ کیوں آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: میں جانتا ہوں، انہیں آنے دو۔ چنانچہ دونوں حضرات اندر داخل ہوئے اور اُنہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہم یہ بات جاننے کے لئے حاضر ہوئے ہیں کہ اہلِ بیت میں سے آپ کو کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ بنت محمد۔''

۳۳۔ عن أبی هريرة رضی اللہ عنہ، قال: قال علیٌّ بن أبی طالب رضی اللہ عنہ: يا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! أيما أحبُّ إليکَ: أنا أم فاطمة؟ قال: فاطمةُ أحبُّ

---

(۳۲) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۷۸، رقم: ۳۸۱۹

۲۔ بزار، المسند، ۷: ۷۱، رقم: ۲۶۲۰

۳۔ طیالسی، المسند: ۸۸، رقم: ۶۳۳

۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۳، رقم: ۱۰۰۷

۵۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۴۵۲، رقم: ۳۵۲۶

۶۔ مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۴: ۱۲۰۔۱۲۲، رقم: ۱۳۷۹، ۱۳۸۰

۷۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۴۸۹، ۴۹۰

۸۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۷۸

یہ حدیث حسن ہے۔

إليّ منک، و أنتَ أعزُّ عليَّ منها۔ (۳۳)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں) عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ کو میرے اور فاطمہ میں سے کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ مجھے تم سے زیادہ پیاری ہے، اور تم مجھے اُس سے زیادہ عزیز ہو۔''

۳۴۔ عن ابن أبي نجيح عن أبيه، قال: أخبرني من سمع عليًّا على منبر الكوفة يقول: دخل علينا رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم فجلس عند رؤوسنا فدعا بإناء فيه ماء فأتي به فدعا فيه بالبركة ثم رشه علينا، فقلت: يا رسول الله! أنا أحب إليک أم هي؟ قال: هي أحب إليّ منک و أنت أعز عليّ منها۔ (۳۴)

---

(۳۳) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۷: ۳۴۳، رقم: ۷۶۷۵

۲۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۱۷۳)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے 'الاوسط' میں روایت کیا ہے اور اس کی سند میں سلمی بن عقبہ کو میں نہیں جانتا جبکہ بقیہ رجال ثقہ ہیں۔

۳۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۲۰۲)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے 'الاوسط' میں روایت کیا ہے۔

۴۔ حسینی نے 'البیان والتعریف (۲: ۱۱۸، رقم: ۱۲۳۸)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے 'الاوسط' میں روایت کیا ہے اور ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کے رجال صحیح ہیں۔

۵۔ مناوی نے 'فیض القدیر (۴: ۴۲۲)' میں کہا ہے کہ ہیثمی نے اس کے رجال کو صحیح قرار دیا ہے۔

(۳۴) ۱۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۶۳۱، ۶۳۲، رقم: ۱۰۷۶

۲۔ نسائی نے 'السنن الکبریٰ (۵: ۱۵۰، رقم: ۸۵۳۱)' میں یہ حدیث مبارکہ مختصراً بیان ←

''ابن اَبی نجیح نے اپنے والد سے روایت کی کہ مجھے اُس شخص نے بتایا جس نے منبرِ کوفہ پر حضرت علی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے اور ہمارے سرہانے بیٹھ کر پانی کا برتن منگوایا۔ آپ ﷺ نے اس میں برکت کی دعا فرمائی اور ہم پر اس کے چھینٹے مارے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ کو مجھ سے زیادہ محبت ہے یا فاطمہ سے؟ فرمایا: مجھے یہ تم سے زیادہ پیاری ہے اور تم مجھے اِس سے زیادہ عزیز ہو۔''

کی ہے۔

۳۔ حمیدی، المسند، ۱: ۲۲، رقم: ۳۸

۴۔ شیبانی نے 'الآحاد و المثانی (۵: ۳۶۰، رقم: ۲۹۵۱)' میں اسے مختصراً روایت کیا ہے۔

۵۔ ابن جوزی، تذکرۃ الخواص: ۲۷۵، ۲۷۶

۶۔ ابن اثیر نے 'اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ (۷: ۲۱۹)' میں مختصراً ذکر کیا ہے۔

فصل : ۱۳

ما کان أحد أشبه بالنبی ﷺ من فاطمة سلام اللہ علیہا فی عاداتها

﴿عادات و اَطوار میں کوئی بھی سیدہ سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر حضور ﷺ کی شبیہ نہ تھا﴾

۳۵۔ عن عائشة أم المؤمنین رضی اللہ عنہا، قالت: ما رأیت أحدا أشبه سَمتا و دَلا و هَدیا برسول اللہ ﷺ فی قیامها و قعودها من فاطمة بنت رسول اللہ ﷺ۔ (۳۵)

''اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر کسی کو عادات و اَطوار، سیرت و کردار اور نشست و برخاست میں آپ ﷺ سے مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔''

---

(۳۵) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۷۰۰، رقم: ۳۸۷۲

۲۔ ابوداؤد، السنن، ۴: ۳۵۵، رقم: ۵۲۱۷

۳۔ نسائی، فضائل الصحابہ: ۷۷، ۷۸، رقم: ۲۶۴

۴۔ حاکم، المستدرک، ۴: ۳۰۳، رقم: ۷۷۱۵

۵۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۵: ۹۲

۶۔ ابن سعد نے 'الطبقات الکبریٰ (۲: ۲۴۸)' میں ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

۷۔ ابن جوزی، صفة الصفوة، ۲: ۶، ۷

۸۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۸۳، ۸۵

۳۶۔ عن عائشة أم المؤمنين رضی اللہ عنہا قالت: ما رأيت أحدا من الناس كان أشبه بالنبي ﷺ كلاما و لا حديثا و لا جلسة من فاطمة۔(۳۶)

''اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اندازِ گفتگو میں کسی کو بھی سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر حضور ﷺ سے مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔''

۳۷۔ عن أنس بن مالك رضی اللہ عنہ، قال: لم يكن أحد أشبه برسول الله ﷺ من الحسن بن عليّ، و فاطمة صلوات اللہ علیہم اجمعین۔ (۳۷)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کوئی بھی شخص حضرت حسن بن علی اور حضرت فاطمۃ الزہراء (علیہا السلام) سے بڑھ کر حضور ﷺ سے مشابہت رکھنے والا نہیں تھا۔''

۳۸۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: اجتمع نساء النبي ﷺ، فلم يغادر

(۳۶) ۱۔ بخاری، الادب المفرد: ۳۲۶، ۳۳۷، رقم: ۹۴۷، ۹۷۱
۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۳۹۱، رقم: ۹۲۳۶
۳۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۰۳، رقم: ۶۹۵۳
۴۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۷، ۱۷۴، رقم: ۴۷۳۲، ۴۷۵۳
۵۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۴: ۲۴۲، رقم: ۴۰۸۹
۶۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷: ۱۰۱
۷۔ ابن راہویہ، المسند، ۱: ۸، رقم: ۶
۸۔ ابن عبد البر، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ۴: ۱۸۹۶
۹۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۲۷

(۳۷) احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۱۶۴

منهنّ امرأةٌ، فجاءت فاطمة تمشي كأن مِشيتها مِشية رسول الله ﷺ، فقال: مرحباً بابنتي۔ فأجلسها عن يمينه أو عن شماله۔ (۳۸)

''اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی تمام اَزواج جمع تھیں اور کوئی بھی غیر حاضر نہیں تھی۔ اِتنے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں جن کی چال ہو بہو رسول اللہ ﷺ کے چلنے کے مشابہ تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مرحبا، (خوش آمدید) میری بیٹی! پھر اُنہیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا۔''

(۳۸) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، رقم: ۲۴۵۰

۲۔ بخاری، الصحیح، ۵: ۲۳۱۷، رقم: ۵۹۲۸

۳۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۵۱۸، رقم: ۱۶۲۰

۴۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۴: ۲۵۱، رقم: ۷۰۷۸

۵۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۹۶، ۱۴۶، رقم: ۸۳۶۸، ۸۵۱۶، ۸۵۱۷

۶۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۷۷، رقم: ۲۶۳

۷۔ نسائی، کتاب الوفاۃ: ۲۰، رقم: ۲

۸۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۲، ۷۶۳، رقم: ۱۳۴۴

۹۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵: ۳۶۸، رقم: ۲۹۶۸

۱۰۔ ابن راہویہ، المسند، ۱: ۶، ۷، رقم: ۵

۱۱۔ طبرانی نے 'المعجم الکبیر (۲۲: ۴۱۶، رقم: ۱۰۳۰)' میں حضرت ابو طفیل ﷺ سے روایت کی ہے۔

۱۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۱۹، رقم: ۱۰۳۰

۱۳۔ ابن جوزی، صفۃ الصفوہ، ۲: ۶، ۷

۱۴۔ ابن جوزی، تذکرۃ الخواص: ۲۷۸

۱۵۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۸

۱۶۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۳۰

۳۹۔ عن مسروق: حدثتني عائشة أم المؤمنين رضی اللہ عنہا، قالت: إنا كنا أزواج النبي ﷺ عنده جميعا، لم تغادر منا واحدة، فأقبلت فاطمة عليها السلام تمشي، ولا و الله ما تخفى مشيتها من مشية رسول الله ﷺ۔ (۳۹)

''حضرت مسروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی تمام اَزواجِ مطہرات آپ ﷺ کے پاس جمع تھیں اور کوئی ایک بھی ہم میں سے غیر حاضر نہ تھی، اِتنے میں حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا وہاں آ گئیں، پس اللہ کی قسم اُن کا چلنا حضور ﷺ کے چلنے سے ذرّہ بھر مختلف نہ تھا۔''

(۳۹) ۱۔ بخاري، الصحيح، ۵: ۲۳۱۷، رقم: ۵۹۲۸
۲۔ مسلم، الصحيح، ۴: ۱۹۰۵، رقم: ۲۴۵۰
۳۔ نسائي، فضائل الصحابہ: ۷۷، رقم: ۲۶۳
۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۲، رقم: ۱۳۴۲
۵۔ طیالسی، المسند: ۱۹۶، رقم: ۱۳۷۳
۶۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۲: ۲۴۷
۷۔ دولابي، الذرية الطاہرة: ۱۰۱، ۱۰۲، رقم: ۱۸۸
۸۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۲: ۳۹، ۴۰
۹۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۳۰

فصل : ۱۴

رضاء فاطمة سلام الله عليها رضاء النبيّ ﷺ

﴿ سیدہ سلام اللہ علیہا کی رضا ...... مصطفیٰ ﷺ کی رضا ﴾

۴۰۔ عن المِسْوَر بن مَخْرَمَة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله ﷺ: إنما فاطمة شجنة مني يبسطني ما يبسطها و يقبضني ما يقبضها۔(۴۰)

''حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ میری شاخِ ثمر بار ہے، جس چیز سے اسے خوشی ہوتی ہے اس چیز سے مجھے بھی خوشی ہوتی ہے اور جس چیز سے اُسے تکلیف پہنچتی ہے اس چیز سے مجھے تکلیف پہنچتی ہے۔''

۴۱۔ عن سعيد بن أبان القرشي، قال: دخل عبد الله بن حسن بن حسن بن عليّ بن أبي طالب عليٰ عمر بن عبد العزيز، و هو حدث

(۴۰) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۸، رقم: ۴۷۴۳

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۳۳۲

۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۵، رقم: ۱۳۴۷

۴۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵: ۳۶۲، رقم: ۲۹۵۶

۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۰: ۲۵، رقم: ۳۰

۶۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۰۳

۷۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۲: ۲۰۶

۸۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۳۲

۹۔ عسقلانی، فتح الباری، ۹: ۳۲۹

۱۰۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۲۵۷

السن و له وفرة، فرفع عمر مجلسه و أقبل عليه، و قضى حوائجه، ثم أخذ عُكْنَةً من عُكَنِه، فغمزها حتى أوجعه، و قال: اذكرها عندك للشفاعة۔ فلما خرج لامَه قومُه و قالوا: فعلت هذا بغلام حدث! فقال: إن الثقة حدثني حتى كأني أسمعه من فيّ رسول الله ﷺ:

إنما فاطمة بضعة مني، يسرّني ما يسرّها۔

و أنا أعلم أن فاطمة رضی اللہ عنہا لو كانت حية، لسرّها ما فعلتُ بابنها۔ قالوا: فما معنى غمزك بطنه، و قولك ما قلت؟ قال: إنه ليس أحد من بني هاشم إلا و له شفاعة، فرجوت أن أكون في شفاعة هذا۔ (۴۱)

''سعید بن ابان قرشی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب ؓ، جو کہ ابھی نوعمر تھے، اپنے ایک کام کے سلسلے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز ؓ سے ملنے آئے۔ پس (اُن کے آنے پر) حضرت عمر بن عبدالعزیز ؓ نے اپنی مجلس برخاست کر دی اور اُن کا استقبال کیا اور ان کی ضرورت پوری کی۔ پھر اُن کے پیٹ کے بل کو اس قدر دبایا کہ انہیں درد محسوس ہوئی، اور فرمایا: یہ بات (قیامت کے دن) شفاعت کے وقت یاد رکھنا۔ جب وہ سید چلے گئے

(۴۱) سخاوی، استجلاب ارتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف: ۹۶، ۹۷

سخاوی نے اسی کتاب کے 'صفحہ: ۱۵۰' پر اسی طرح کا ایک واقعہ خود عبد اللہ بن حسن سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میں ایک کام کے سلسلے میں عمر بن عبد العزیز کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے کہا: جب آپ کو کوئی حاجت پیش آئے تو کوئی آدمی بھیج دیا کریں یا خط لکھ بھیجیں، مجھے اللہ تعالیٰ سے حیاء آتی ہے کہ یوں آپ کو اپنے دروازے پر دیکھوں۔

تو لوگوں نے انہیں ملامت کی اور کہا: آپ نے ایک نوعمر لڑکے کی اِتنی آؤ بھگت کی؟ اس پر آپ نے فرمایا: میں نے ایک ثقہ راوی سے حدیث مبارکہ اس طرح سنی ہے کہ گویا میں خود رسول اللہ ﷺ سے سن رہا ہوں (کہ آپ ﷺ فرما رہے ہیں:)

''بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، جو اِسے خوش کرتا ہے وہ مجھے خوش کرتا ہے۔''

''(پھر حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:) میں جانتا ہوں کہ اگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حیات ہوتیں تو وہ اِس عمل سے ضرور خوش ہوتیں جو میں نے اُن کے بیٹے کے ساتھ کیا ہے۔ لوگوں نے پوچھا: آپ کا ان کے پیٹ میں چٹکی لگانے کا کیا مطلب ہے اور جو کچھ آپ نے فرمایا اس سے کیا مراد ہے؟ اس پر حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بنی ہاشم میں ایک شخص بھی ایسا نہیں جسے شفاعت کرنے کا اختیار نہ دیا گیا ہو، پس میں نے چاہا کہ میں اس لڑکے کی شفاعت کا حق دار بنوں۔''

فصل : ۱۵

من أغضب فاطمة سلام الله عليها أغضب النبی ﷺ

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا خفا...... تو مصطفیٰ ﷺ خفا﴾

۴۲۔ عن المِسْوَر بن مَخْرَمَة: أن رسول الله ﷺ قال: فاطمة بَضْعَةٌ مِنّي، فمن أغضبها أغضبني۔ (۴۲)

''حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، پس جس نے اُسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔''

---

(۴۲) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۶۱، رقم: ۳۵۱۰
۲۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۷۴، رقم: ۳۵۵۶
۳۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰۳، رقم: ۲۴۴۹
۴۔ ابن ابی شیبہ نے 'المصنف (۶: ۳۸۸، رقم: ۳۲۲۶۹)' میں یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
۵۔ ابوعوانہ، المسند، ۳: ۷۰، رقم: ۴۲۳۳
۶۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵: ۳۶۱، رقم: ۲۹۵۴
۷۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۴، رقم: ۱۰۱۲
۸۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۲، رقم: ۴۷۴۷
۹۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۳: ۱۴۵، رقم: ۴۳۸۹
۱۰۔ ابن جوزی، صفة الصفوه، ۲: ۷
۱۱۔ ابن بشکوال، غوامض الاسماء المبهمہ، ۱: ۳۴۱
۱۲۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۸: ۵۶

←

فصل : ۱۶

إن الله يغضب لغضب فاطمة و يرضى لرضاها

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا خفا تو اللہ خفا ...... ان کی رضا اللہ کی رضا﴾

۴۳۔ عن عليّ رضي الله عنه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لفاطمة: إن الله يغضب لغضبكِ، و يرضى لرضاكِ۔ (۴۳)

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ سے فرمایا: بیشک! اللہ تعالیٰ تیری ناراضگی پر ناراض اور تیری رضا پر راضی ہوتا ہے۔“

۱۳۔ حسینی، البیان والتعریف، ۱: ۲۷۰

۱۴۔ مناوی، فیض القدیر، ۴: ۴۲۱

۱۵۔ عجلونی، کشف الخفاء و مزیل الالباس، ۲: ۱۱۲، رقم: ۱۸۳۱

(۴۳) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۷، رقم: ۴۷۳۰

۲۔ ابو یعلیٰ، المعجم: ۱۹۰، رقم: ۲۲۰

۳۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵: ۳۶۳، رقم: ۲۹۵۹

۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱: ۱۰۸، رقم: ۱۸۲

۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۱، رقم: ۱۰۰۱

۶۔ دولابی، الذریۃ الطاہرۃ: ۱۲۰، رقم: ۲۳۵

۷۔ قزوینی، التدوین فی اخبار قزوین، ۳: ۱۱

۸۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۲۰۳)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۹۔ ابن جوزی، تذکرۃ الخواص: ۲۷۹

۱۰۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۹

۱۱۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۱۲: ۴۶۸

فصل : ١٧

من آذى فاطمة سلام الله عليها فقد آذى النبی ﷺ

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کی تکلیف ...... مصطفیٰ ﷺ کی تکلیف﴾

٤٤۔ عن المسور بن مخرمة، قال: قال رسول الله ﷺ إنما فاطمة بضعة مني، يؤذيني ما آذاها۔ (٤٤)

”حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، اُسے تکلیف دینے والی چیز مجھے تکلیف دیتی ہے۔“

٤٥۔ عن عبد الله بن الزبير رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول الله ﷺ: إنما

...... ١٢۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ٨: ٥٦، ٥٧

١٣۔ محب طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربیٰ: ٨٢

(٤٤) ١۔ مسلم، الصحیح، ٤: ١٩٠٣، رقم: ٢٤٤٩

٢۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ٥: ٩٧، رقم: ٨٣٧٠

٣۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ١٠: ٢٠١

٤۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ٥: ٣٦١، رقم: ٢٩٥٥

٥۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ٢٢: ٤٠٤، رقم: ١٠١٠

٦۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ٢: ٤٠

٧۔ اندلسی، تحفۃ المحتاج، ٢: ٥٨٥، رقم: ١٧٩٥

٨۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ٨: ٥٦

٩۔ ابن جوزی، تذکرۃ الخواص: ٢٧٩

فاطمة بَضْعَة مِّنّي، يؤذيني ما آذاها، و يُنْصِبُني ما أنصبها۔ (۴۵)

''حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، اُسے تکلیف دینے والی چیز مجھے تکلیف دیتی ہے، اور اِسے مشقت میں ڈالنے والا مجھے مشقت میں ڈالتا ہے۔''

۴۶۔ عن أبي حنظلة رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إنما فاطمة بضعة مني، فمن آذاها فقد آذاني۔ (۴۶)

''حضرت ابو حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، جس نے اُسے ستایا اُس نے مجھے ستایا۔''

---

(۴۵) ۱۔ ترمذی نے یہ حسن صحیح حدیث 'الجامع الصحیح (۵: ۶۹۸، رقم: ۳۸۶۹)' میں روایت کی ہے۔

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۵

۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۵۶، رقم: ۱۳۲۷

۴۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۳، رقم: ۴۷۵۱

۵۔ مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۹: ۳۱۴، ۳۱۵، رقم: ۲۷۴

۶۔ عسقلانی، فتح الباری، ۹: ۳۲۹

۷۔ شوکانی، در السحابہ فی مناقب القرابۃ والصحابہ: ۲۷۴

(۴۶) ۱۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۵۵، رقم: ۱۳۲۴

۲۔ احمد بن حنبل نے 'فضائل الصحابہ (۲: ۷۵۶، رقم: ۱۳۲۷)' میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے بھی کی ہے۔

۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۵

۴۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۳، رقم: ۴۷۵۰

۵۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵: ۳۶۲، رقم: ۲۹۵۷

۶۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۵، رقم: ۱۰۱۳

۷۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۱۰: ۲۰۱

فصل : ۱۸

عدوّ لفاطمة سلام الله علیها عدوّ للنبی ﷺ

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا دشمن ...... مصطفیٰ ﷺ کا دشمن﴾

۴۷۔ عن زید بن أرقم رضی الله عنه، انّ رسول الله ﷺ قال لعلیّ و فاطمة و الحسن و الحسین رضی الله عنهم: أنا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ، وَ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ۔(۴۷)

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا: میں اُس سے لڑوں گا جس سے تم لڑو گے، اور جس سے تم صلح کرو گے میں اُس سے صلح کروں گا۔''

۴۸۔ عن زید بن أرقم رضی الله عنه أن النبی ﷺ قال لفاطمة و الحسن و

(۴۷) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۹۹، رقم: ۳۸۷۰

۲۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۵۲، رقم: ۱۴۵

۳۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۱، رقم: ۴۷۱۴

۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۰، رقم: ۲۶۱۹، ۲۶۲۰

۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۵: ۱۸۴، رقم: ۵۰۳۰، ۵۰۳۱

۶۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۵: ۱۸۲، رقم: ۵۰۱۵

۷۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۲۳

۸۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۲۵

۹۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۱۰: ۴۳۲

۱۰۔ مزی، تہذیب الکمال، ۱۳: ۱۱۲

الحسين: أنا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ وَ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ۔ (۴۸)

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام سے فرمایا: جو تم سے لڑے گا میں اُس سے لڑوں گا اور جو تم سے صلح کرے گا میں اُس سے صلح کروں گا۔''

۴۹۔ عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ قال: نظر النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إلى عليّ و فاطمة و الحسن و الحسين، فقال أنا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ وَ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ۔ (۴۹)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت

---

(۴۸) ۱۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۳۴، رقم: ۶۹۷۷
۲۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۱۷۹، رقم: ۲۸۵۴
۳۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۲: ۵۳، رقم: ۷۶۷
۴۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۱۶۹)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے 'الاوسط' میں روایت کیا ہے۔
۵۔ ہیثمی، موارد الظمآن: ۵۵۵، رقم: ۲۲۴۴
۶۔ محاملی، الامالی: ۴۴۷، رقم: ۵۳۲
۷۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۲۰
(۴۹) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۴۴۲
۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۷، رقم: ۱۳۵۰
۳۔ حاکم نے 'المستدرک (۳: ۱۶۱، رقم: ۴۷۱۳)' میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے جبکہ ذہبی نے اس بارے میں خاموشی اختیار کی ہے۔
۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۰، رقم: ۲۶۲۱
۵۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۷: ۱۳۷
۶۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۲۲

علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین ﷺ کی طرف نظرِ اِلتفات کی اور اِرشاد فرمایا: جو تم سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا، جو تم سے صلح کرے گا میں اُس سے صلح کروں گا (یعنی جو تمہارا دشمن وہ میرا دشمن اور جو تمہارا دوست ہے وہ میرا بھی دوست ہے)۔''

......

۷۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۳: ۲۵۷، ۲۵۸

۸۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۱۶۹)' میں کہا ہے کہ اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی تلید بن سلیمان کے بارے میں اِختلاف ہے، جبکہ اس کے بقیہ رجال حدیثِ صحیح کے رجال ہیں۔

فصل : ۱۹

من أبغض أهل بيت فاطمة سلام الله عليها فقد دخل النار و لعن الله عزوجل عليه

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کے گھرانے کا دشمن منافق، لعنتی اور دوزخی ہے﴾

۵۰۔ عن أبي سعيد الخدري رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: من أبغضنا أهل البيت فهو منافق۔(۵۰)

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہم اہلِ بیت سے بغض رکھا تو وہ منافق ہے۔“

۵۱۔ عن زرّ قال: قال عليّ رضی اللہ عنہ: لا يحبنا منافق و لا يبغضنا مؤمن۔(۵۱)

”حضرت زر بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: منافق شخص کبھی بھی ہمارے ساتھ محبت نہیں کرتا اور مومن شخص کبھی بھی ہمارے ساتھ بغض نہیں رکھتا۔“

۵۲۔ عن جابر بن عبد الله الأنصاري رضی الله عنهما قال: خطبنا رسول

---

(۵۰) ۱۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۶۶۱، رقم: ۱۱۲۶

۲۔ محب طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، ۱: ۳۶۳

۳۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۵۱

۴۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۷: ۳۴۹

(۵۱) ابن ابی شیبہ المصنف، ۶: ۳۷۲، رقم: ۳۲۱۱۶

الله ﷺ و هو يقول: أيها الناس! من أبغضنا أهل البيت حشره الله يوم القيامة يهوديا۔ فقلت: يا رسول الله صلى الله عليك وسلم! و إن صام و صلى؟ قال: و إن صام و صلى۔(۵۲)

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: ’’جس نے ہم اہلِ بیت کے ساتھ بغض رکھا روزِ قیامت اُس کا حشر یہودیوں کے ساتھ ہو گا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز (بھی) پڑھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز (بھی) پڑھے (اِس کے باوجود دُشمنِ اہلِ بیت ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُس کی عبادات کو رَدّ فرما کر اُسے یہودیوں کے ساتھ اُٹھائے گا)۔‘‘

۵۳۔ عن أبي سعيد الخدري رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله ﷺ: و الذي نفسي بيده! لا يبغضنا أهل البيت أحد إلا أدخله الله النار۔(۵۳)

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! ہم اہلِ بیت سے بغض رکھنے

---

(۵۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۴: ۲۱۲، رقم: ۴۰۰۲

۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۷۲

۳۔ جرجانی، تاریخ جرجان: ۳۶۹

(۵۳) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۲، رقم: ۴۷۱۷

۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۳۵، رقم: ۶۹۷۸

۳۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۲۳

حاکم کے نزدیک یہ حدیث امام مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

والا کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں کہ جسے اللہ تعالیٰ جہنم میں نہ ڈالے۔''

۵۴۔ عن ابن عباس ﷺ قال: قال رسول الله ﷺ: لو أن رجلا صف بين الركن و المقام، فصلى و صام، ثم لقي الله و هو مبغضٌ لأهل بيت محمد دخل النار۔ (۵۴)

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص کعبۃ اللہ کے پاس رُکنِ یمانی اور مقامِ ابراہیم کے درمیان کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور روزہ (بھی) رکھے اور پھر وہ اس حال میں مرے کہ اہلِ بیت سے بغض رکھتا ہو تو وہ شخص جہنم میں جائے گا۔''

۵۵۔ عن معاوية بن حُديج، عن الحسن بن عليّ رضی اللہ عنہما، أنه قال له: يا معاوية بن حُديج! إياک و بُغضَنا، فإن رسول الله ﷺ قال: لا يُبغِضُنا و لا يَحسُدُنا أحد إلا ذِيدَ عن الحوض يومَ القيامة بسياطٍ من نارٍ۔ (۵۵)

''حضرت معاویہ بن حدیج نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاویہ بن حدیج! ہمارے ساتھ بغض رکھنے سے بچے رہنا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ اَقدس ہے: ہمارے ساتھ بُغض و حسد رکھنے والا کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں کہ جسے قیامت کے دن حوضِ کوثر سے آگ کے دُرّے سے دھتکارا نہ جائے۔''

---

(۵۴) ۱۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۵۱

۲۔ فسوی، المعرفۃ و التاریخ، ۱: ۵۰۵

(۵۵) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۳۹، رقم: ۲۴۰۵

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۸۱، رقم: ۲۷۲۶

فصل : ۲۰

أسرَّ النبی ﷺ إلی فاطمة الزهراء سلام الله علیها

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا ...... رازدارِ مصطفیٰ ﷺ﴾

۵۶۔ عن عائشة رضی الله عنها قالتْ: اجتمع نساء النبی ﷺ، فلم یغادر منهنَّ امرأةٌ، فجاءت فاطمة تمشی کأن مِشیتها مِشیة رسول الله ﷺ، فقال: مرحباً بابنتی۔ فأجلسها عن یمینه أو عن شماله، ثم إنّه أسرَّ إلیها حدیثا فبکت فاطمة، ثم إنّه سارّها فضحکتْ أیضا، فقلتُ لها: ما یُبکیکِ؟ فقالت: ماکنتُ لأفشِیَ سِرَّ رسولِ الله ﷺ۔ فقلتُ: ما رأیت کالیوم فرحاً أقربُ من حزنٍ۔ فقلتُ لها حین بکتْ: أخصَّکِ رسول الله ﷺ بحدیثه دوننا ثم تَبکِینَ؟ و سألتها عما قال، فقالتْ: ما کنتُ لأفشِیَ سِرَّ رسول الله ﷺ۔ حتی إذا قُبِضَ سألتُها، فقالتْ: إنّه کان حَدَّثنِی أنَّ جبریلَ کان یعارضُه بالقرآن کل عامٍ مرَّةً، و إنّه عارَضَه به فی العام مرّتین، ولا أُرانی إلا قد حضر أجلی، و إنکِ أوَّلُ أهلی لُحوقا بی، و نِعم السلف أنا لکِ۔ فبکیتُ لذلک. ثم إنّه سارّنی، فقال: ألا ترضَینَ أن تکونی سیدةَ نساء المؤمنینَ، أو سیدةَ نساء هذه الأمة۔ فضحِکتُ لذلک۔(۵۶)

''اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی

(۵۶)۱۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، رقم: ۲۴۵۰

۲۔ بخاری، الصحیح، ۵: ۲۳۱۷، رقم: ۵۹۲۸

۳۔ ابن ماجه، السنن، ۱: ۵۱۸، رقم: ۱۶۲۰

←

اکرم ﷺ کی تمام اَزواج جمع تھیں اور کوئی بھی غیر حاضر نہیں تھی۔ اِتنے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا وہاں آ گئیں جن کی چال بالکل رسول اللہ ﷺ کے چلنے کے مشابہ تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مرحبا، (خوش آمدید) میری بیٹی! پھر اُنہیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا، پھر آپ ﷺ نے اُن سے چپکے سے کوئی بات کہی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں، پھر چپکے سے کوئی بات کہی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہنسنے لگیں۔ میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ کس وجہ سے روئیں؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا راز اِفشا نہیں کروں گی۔ میں نے کہا: میں نے آج کی طرح کوئی خوشی، غم سے اتنی قریب نہیں دیکھی۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے بغیر خصوصیت کے ساتھ آپ سے کوئی بات کی ہے، پھر بھی آپ رو رہی ہیں، اور میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا:

۴۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۴: ۲۵۱، رقم: ۷۰۷۸

۵۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۹۶، ۱۴۶، رقم: ۸۳۶۸، ۸۵۱۶، ۸۵۱۷

۶۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۷۷، رقم: ۲۶۳

۷۔ نسائی، کتاب الوفاۃ: ۲۰، رقم: ۲

۸۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۲، ۷۶۳، رقم: ۱۳۴۳

۹۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵: ۳۶۸، رقم: ۲۹۶۸

۱۰۔ ابن راہویہ، المسند، ۱: ۶، ۷، رقم: ۵

۱۱۔ طبرانی نے 'المعجم الکبیر (۲۲: ۴۱۶، رقم: ۱۰۳۰)' میں حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۱۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۱۹، رقم: ۱۰۳۰

۱۳۔ ابن جوزی، صفۃ الصفوہ، ۲: ۶، ۷

۱۴۔ ابن جوزی، تذکرۃ الخواص: ۲۷۸

۱۵۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۸

۱۶۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۳۰

حضور ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟ تو اُنہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا راز اِفشاء نہیں کروں گی حتی کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وِصال مبارک ہوگیا تو میں نے پھر پوچھا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ ﷺ نے (پہلی بار) یہ فرمایا تھا کہ جبرائیل مجھ سے ہر سال ایک بار قرآن مجید کا دَور کرتے تھے، اور اِس سال اُنہوں نے مجھ سے دو (۲) بار قرآن مجید کا دَور کیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اب میرا وِصال کا وقت آ گیا ہے، اور میرے بعد میرے اہل میں سے سب سے پہلے تم مجھے ملو گی اور میں تمہارے لئے بہترین پیش رَو ہوں۔ تب میں رونے لگی، پھر آپ ﷺ نے سرگوشی کی اور فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ تم تمام مؤمن عورتوں کی سردار ہو، یا میری اِس اُمت کی عورتوں کی سردار ہو! تو میں اِس وجہ سے ہنس پڑی۔‘‘

۵۷۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: دعا النبيُّ ﷺ فاطمة ابنته في شَكْواه الذي قُبِضَ فيها، فسارّها بشيءٍ فبكتْ، ثم دعاها فسارّها فضحكتْ، قالت: فسألتُها عن ذلك، فقالت: سارّني النبي ﷺ فأخبرني: أنّه يُقبَض في وَجَعِه الذي تُوُفِّيَ فيه، فبكيتُ، ثم سارّني فأخبرني: أنّي أول أهلِ بيته أَتْبَعُهُ، فضحكتُ۔ (۵۷)

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

---

(۵۷) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۶۱، رقم: ۳۵۱۱

۲۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۲۷، رقم: ۳۴۲۷

۳۔ بخاری، الصحیح، ۴: ۱۶۱۲، رقم: ۴۱۷۰

۴۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰۴، رقم: ۲۴۵۰

۵۔ نسائی، فضائل الصحابۃ: ۷۷، رقم: ۲۶۹

۶۔ احمد بن حنبل، المسند، ۶: ۷۷

۷۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابۃ، ۲: ۷۵۴، رقم: ۱۳۲۲

←

اپنے مرضِ وصال میں اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور پھر اُن سے سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی فرمائی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اِس بارے میں سیدہ سلام اللہ علیہا سے پوچھا تو اُنہوں نے بتایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے میرے کان میں فرمایا کہ آپ ﷺ کا اِسی مرض میں وِصال ہو جائے گا۔ پس میں رونے لگی، پھر آپ ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میرے اہلِ بیت میں سب سے پہلے تم میرے بعد آؤ گی۔ اس پر میں ہنس پڑی۔''

۵۸۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: بینما أنا مع رسول اللہ ﷺ فی بیت یلاعبنی و ألاعبه إذ دخلت علینا فاطمة، فأخذ رسول اللہ ﷺ بیدها فأقعدها خلفه و ناجاها بشیٔ لا أدری ما هو، فنظرت إلی فاطمة تبکی، ثم أقبل إلیّ رسول اللہ ﷺ فحدثنی و لاعبنی، ثم أقبل علیها فلاعبها و ناجاها بشیٔ، فنظرتُ إلی فاطمة و إذا هی تضحک، فقام رسول اللہ ﷺ فخرج، فقلت لفاطمة: ما الذی ناجاک به رسول اللہ ﷺ؟ قالت: لیس کلاماً أسرّ إلی رسول اللہ ﷺ اخبرک به،

۸۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۰۳، رقم: ۶۹۵۴

۹۔ ابو یعلیٰ، المسند، ۱۲: ۱۲۲، رقم: ۶۷۵۵

۱۰۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۲۰، رقم: ۱۰۳۶

۱۱۔ دولابی، الذریة الطاهرة: ۱۰۰، رقم: ۱۸۵

۱۲۔ مزی، تہذیب الکمال، ۳۵: ۲۵۳

۱۳۔ اصبہانی، دلائل النبوۃ: ۹۸

۱۴۔ ذہبی نے 'معجم المحدثین (ص: ۱۳، ۱۴)' میں اسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متفق علیہ حدیث قرار دیا ہے۔

قلت: أذكرک الله و الرحم، قالت: أخبرني: أنه مقبوض قد حضر أجله، فبكيتُ لفراق رسول الله ﷺ، ثم أقبل إليّ فناجاني: أني أوّل من لحق به من أهل بيته، فضحكت للقاء رسول الله ﷺ۔(۵۸)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ گھر میں تھی، ہم آپس میں مزاح کر رہے تھے۔ اتنے میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں۔ آپ ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور اپنے پیچھے بٹھا لیا اور کچھ سرگوشی فرمائی۔ مجھے اس کا علم نہیں کہ کیا سرگوشی تھی۔ پھر میں نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی طرف دیکھا تو وہ رو رہی تھیں، پھر رسول اللہ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے، مجھ سے بات چیت کی۔ پھر اُن کی طرف متوجہ ہوئے اور اُن سے مزاح فرمایا اور سرگوشی کی۔ میں نے دیکھا کہ فاطمہ ہنس رہی ہیں۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ اُٹھ کر باہر تشریف لے گئے تو میں نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے پوچھا: آپ سے رسول اللہ ﷺ نے کیا سرگوشی فرمائی؟ وہ بولیں: جو بات آپ ﷺ نے مجھے چپکے سے بتائی، میں آپ کو نہیں بتاؤں گی۔ میں نے کہا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ اور قرابت داری کا واسطہ دیتی ہوں۔ وہ بولیں: آپ ﷺ نے مجھے اپنی وفات کا بتایا کہ آپ کا وقت آ پہنچا ہے۔ پس میں آپ ﷺ کی جدائی پر رو پڑی، آپ ﷺ پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور مجھے چپکے سے بتایا کہ اہل بیت میں سے سب سے پہلے میں آپ ﷺ سے ملوں گی۔ تو میں آپ ﷺ کی ملاقات کی (آس میں) ہنس پڑی۔''

---

(۵۸) طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۲۰، رقم: ۱۰۳۵

فصل : ۲۱

فاطمة سلام الله عليها شجنة من النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا ...... شجرِ رسالت کی شاخِ ثمر بار﴾

۵۹۔ عن المسور قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: فاطمة شجنة مني يبسطني ما بسطها و يقبضني ما قبضها۔(۵۹)

''حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میری شاخِ ثمر بار ہے، اس کی خوشی مجھے خوش کرتی ہے اور اُس کی پریشانی مجھے پریشان کر دیتی ہے۔''

۶۰۔ عن ابن عباس رضی الله عنهما رفعه: أنا شجرةٌ، و فاطمةُ حَمْلُها، و عليٌّ لِقاحُها، و الحسن و الحسين ثمرتها، و المُحِبُّونَ أهل البيت

---

(۵۹) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۳۳۲

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۵، رقم: ۱۳۴۷

۳۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۸، رقم: ۴۷۴۷

۴۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵: ۳۶۲، رقم: ۲۹۵۶

۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۰: ۲۵، رقم: ۳۰

۶۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۵، رقم: ۱۰۱۳

۷۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۲۰۳)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے، اور اُم بکر بنت مسور پر جرح کی گئی نہ کسی نے اُسے ثقہ قرار دیا، جبکہ اس کے بقیہ رجال کو ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

۸۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۳۲

ورقُهَا، من الجَنَّة حقاً حقاً۔ (۶۰)

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً حدیث مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں درخت ہوں، فاطمہ اُس کی ٹہنی ہے، علی اُس کا شگوفہ اور حسن و حسین اُس کا پھل ہیں اور اہلِ بیت سے محبت کرنے والے اُس کے پتے ہیں، یہ سب جنت میں ہوں گے، یہ حق ہے حق ہے۔''

(۶۰) ۱۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۱: ۵۲، رقم: ۱۳۵

۲۔ سخاوی، استجلاب ارتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف: ۹۹

فصل : ٢٢

شهادة النبی ﷺ لعفة فاطمة سلام اللہ علیہا و عرضها

﴿عصمتِ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گواہ ...... خود محمد مصطفیٰ ﷺ﴾

٦١ ـ عن عبد الله قال: قال رسول الله ﷺ: إن فاطمة أحصنت فرجها، فحرّم الله ذريتها على النار۔(٦١)

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبیِ اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک فاطمہ نے اپنی عصمت اور پاک دامنی کی ایسی حفاظت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کی اولاد پر آگ حرام کر دی ہے۔''

٦٢ ـ عن عبد الله، قال: قال رسول الله ﷺ: إن فاطمة حصنت فرجها و إن الله ﷻ أدخلها بإحصان فرجها و ذريتها الجنة۔(٦٢)

''حضرت عبد اللہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ نے اپنی عصمت اور پاک دامنی کی ایسی حفاظت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کی عصمتِ مطہرہ کے طفیل اُسے اور اُس کی اولاد کو جنت میں داخل فرما دیا۔''

---

(٦١) ١ ـ بزار، المسند، ٥: ٢٢٣، رقم: ١٨٢٩

٢ ـ حاکم، المستدرک، ٣: ١٦٥، رقم: ٤٧٢٦

٣ ـ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ٤: ١٨٨

٤ ـ ذہبی نے اسے 'میزان الاعتدال فی نقد الرجال (٥: ٢٦١)' میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مرفوع قرار دیا ہے۔

٥ ـ مناوی، فیض القدیر، ٢: ٤٦٢

(٦٢) ١ ـ طبرانی، المعجم الکبیر، ٣: ٤١، رقم: ٢٦٢٥

٢ ـ ہیثمی، مجمع الزوائد، ٩: ٢٠٢

٣ ـ مناوی، فیض القدیر، ٢: ٤٦٣

فصل : ۲۳

أمر الله النبی ﷺ بتزويج فاطمة سلام الله عليها من علي بن أبي طالب رضی الله عنه

﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سیدہ سلام اللہ علیہا کے نکاح کا حکم خود باری تعالیٰ نے دیا﴾

۶۳۔ عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنهما، عن رسول الله ﷺ، قال: إن الله أمرني أن أزوج فاطمة من عليّ۔ (۶۳)

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کردوں۔''

---

(۶۳) ا۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۰: ۱۵۶، رقم: ۱۰۳۰۵

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۷، رقم: ۱۰۲۰

۳۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۲۰۴)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۴۔ حلبی، الکشف الحثیث، ۱: ۱۷۴

۵۔ ہندی، کنز العمال، رقم: ۳۲۸۹۱، ۳۲۹۲۹

۶۔ ہندی، کنز العمال، ۱۳: ۶۸۱، ۶۸۲، رقم: ۳۷۷۵۳

۷۔ ابن جوزی نے 'تذکرۃ الخواص (ص: ۲۷۶)' میں حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۸۔ حسینی نے 'البیان والتعریف (۱: ۱۷۴، رقم: ۴۵۵)' میں کہا ہے کہ اسے ابن عساکر اور خطیب بغدادی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۹۔ مناوی، فیض القدیر، ۲: ۲۱۵

۶۴۔ قال رسول الله ﷺ: يا أنس! أتدری ما جاءنی به جبریل من صاحب العرش؟ قال: إن الله أمرنی أن أزوج فاطمة من علیّ۔ (۶۴)

''حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے انس! کیا تم جانتے ہو کہ جبرئیل میرے پاس صاحب عرش کا کیا پیغام لائے ہیں؟ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کر دوں۔''

(۶۴) ۱۔ حسینی نے 'البیان والتعریف (۲: ۳۰۱، رقم: ۱۸۰۳)' میں کہا ہے کہ اسے قزوینی، خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت کیا ہے۔

۲۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۷۱

فصل : ۲۴

حفل زفاف فاطمة سلام الله عليها فى الملأ الأعلىٰ و مشاركة أربعين ألف ملك فيه

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کا ملاء اعلیٰ میں نکاح، اور چالیس ہزار ملائکہ کی شرکت﴾

۶۵۔ عن أنس رضی اللہ عنہ، قال: بينما رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم في المسجد، إذ قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعليّ: هذا جبريل يخبرني أن الله عزوجل زوجک فاطمة، و أشهد على تزويجک أربعين ألف ملک، و أوحى إلى شجرة طوبى أن انثری عليهم الدر والياقوت، فنثرت عليهم الدر و الياقوت، فابتدرت إليه الحور العين يلتقطن من أطباق الدر و الياقوت، فهم يتهادونه بينهم إلى يوم القيامة۔ (۶۵)

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ جبرئیل ہے جو مجھے یہ بتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہ سے تمہاری شادی کر دی ہے اور تمہارے نکاح پر چالیس ہزار فرشتوں کو گواہ کے طور پر مجلسِ نکاح میں شریک کیا گیا، اور شجر ہائے طوبیٰ سے فرمایا: ان پر موتی اور یاقوت نچھاور کرو۔ پھر دلکش آنکھوں والی حوریں اُن موتیوں اور

---

(۶۵) ۱۔ محب طبری نے ’الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ (۳: ۱۴۶)‘ میں کہا ہے کہ اسے ملاء نے ’السیرۃ‘ میں روایت کیا ہے۔

۲۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۷۲

یاقوتوں سے تھال بھرنے لگیں، جنہیں (تقریبِ نکاح میں شرکت کرنے والے) فرشتے قیامت تک ایک دوسرے کو بطور تحفہ دیں گے۔''

۲۶۔ عن عليّ رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: أتاني ملَکٌ، فقال: يا محمد! إن الله تعالٰی يقرأ عليک السلام، و يقول لک: إني قد زوجتُ فاطمة ابنتک من عليّ بن أبي طالب في الملأ الأعلی، فزَوِّجْها منه في الأرض۔(۲۶)

''حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس ایک فرشتے نے آ کر کہا: اے محمد! اللہ تعالٰی نے آپ پر سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے: ''میں نے آپ کی بیٹی فاطمہ کا نکاح ملاءِ اَعلیٰ میں علی بن اَبی طالب سے کر دیا ہے، پس آپ زمین پر بھی فاطمہ کا نکاح علی سے کر دیں۔''

(۲۶) محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۷۲

فصل : ۲۵

دُعاء النبي ﷺ لفاطمة سلام اللہ علیہا و ذُرّيتها

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا اور آپ کی نسلِ مبارک کے حق میں حضور ﷺ کی دعائے برکت﴾

٦٧۔ عن أنس بن مالک رضی اللہ عنہ، قال: دعا رسول الله ﷺ لفاطمة اللهم! إني أعيذها بک و ذرّيتها من الشيطان الرجيم۔(٦٧)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے خصوصی دعا فرمائی: باری تعالیٰ! میں (اپنی) اِس (بیٹی) اور اِس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔“

٦٨۔ عن بريدة رضی اللہ عنہ، قال: فلما کان ليلة البناء، قال: يا عليّ! لا تحدث شيئا حتی تلقاني، فدعا النبي ﷺ بماء فتوضأ منه ثم أفرغه علی عليّ، فقال: اللّٰهم! بارک فيهما و بارک عليهما و بارک لهما في شبلهما۔

---

(٦٧) ۱۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۳۹۳، ۳۹۵، رقم: ۶۹۴۴

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۹، رقم: ۱۰۲۱

۳۔ احمد بن حنبل نے 'فضائل الصحابہ (۲: ۷۶۲، رقم: ۱۳۴۲)' میں یہ حدیث حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔

۴۔ ہیثمی، موارد الظمآن: ۵۴۹۔۵۵۱، رقم: ۲۲۲۵

۵۔ ابن جوزی نے 'تذکرۃ الخواص (ص: ۲۷۷)' میں مختصراً روایت کیا ہے۔

۶۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۶۷

و فی روایة عنه: و بارک لهما فی نسلهما۔ (۶۸)

’’حضرت بریدہ ؓ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما کی شادی کی رات حضرت علی ؓ سے فرمایا: مجھے ملے بغیر کوئی عمل نہ کرنا۔ پھر آپ ﷺ نے پانی منگوایا، اُس سے وضو کیا، پھر حضرت علی ؓ پر پانی ڈال کر فرمایا: اے اللہ! اِن دونوں کے حق میں برکت اور اِن دونوں پر برکت نازل فرما اور اِن دونوں کے لئے اِن کی اَولاد میں برکت عطا فرما۔‘‘

حضرت بریدہ ؓ سے ہی مروی ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں:
’’اِن دونوں کے لئے ان کی نسل میں بھی برکت مقدر فرما دے۔‘‘

---

(۶۸) ۱۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۶: ۷۲، رقم: ۱۰۰۸۸
۲۔ نسائی، عمل الیوم واللیلۃ: ۲۵۳، رقم: ۲۵۸
۳۔ رویانی، المسند، ۱: ۷۷، رقم: ۳۵
۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲: ۲۰، رقم: ۱۱۵۳
۵۔ ابن اثیر، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۷
۶۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۸: ۲۱
۷۔ ہیثمی نے ’مجمع الزوائد (۹: ۲۰۹)‘ میں کہا ہے کہ اسے بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے اوران کے رجال عبدالکریم بن سلیط کے رجال ہیں، جنہیں ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔
۸۔ عسقلانی نے ’الاصابہ فی تمییز الصحابہ (۸: ۵۶)‘ میں کہا ہے کہ اِسے دولابی نے سندِ جید کے ساتھ روایت کیا ہے۔
۹۔ دولابی، الذریۃ الطاہرۃ: ۶۵، رقم: ۹۴
۱۰۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۲۷
۱۱۔ مزی نے ’تہذیب الکمال (۱۷: ۲۷)‘ میں یہ روایت ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ اِسے نسائی نے ’الیوم واللیلۃ‘ میں روایت کیا ہے۔

فصل : ۲۶

لم يُؤذن لعليّ بزواج ثانٍ في حياة فاطمة الزهراء سلام الله علیها

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کی حیات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دوسری شادی کی اجازت نہ تھی﴾

۶۹۔ أن المسور بن مخرمة حدثه، أنه سمع رسول الله ﷺ على المنبر، و هو يقول: إن بني هشام بن المغيرة استأذنوني أن يُنكحوا ابنتهم، عليّ بن أبي طالب، فلا آذن لهم، ثم لا آذن لهم، ثم لا آذن لهم۔ و قال ﷺ: فإنما ابنتي بضعة مني، يَرِيبُني ما رابها و يؤذيني ما آذاها۔ (۶۹)

''حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنائی کہ اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا: بنی ہشام بن مغیرہ نے اپنی بیٹی کا علی سے

---

(۶۹) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰۲، رقم: ۲۴۴۹

۲۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۹۸، رقم: ۳۸۶۷

۳۔ ابو داؤد، السنن، ۲: ۲۲۶، رقم: ۲۰۷۱

۴۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۶۴۴، رقم: ۱۹۹۸

۵۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۱۴۷، رقم: ۸۵۱۸

۶۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۳۲۸

۷۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۵۶، رقم: ۱۳۲۸

۸۔ ابو عوانہ، المسند، ۳: ۷۰، ۶۹، رقم: ۴۲۳۱

۹۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷: ۳۰۷

←

رشتہ کرنے کی مجھ سے اجازت مانگی ہے، میں ان کو اجازت نہیں دیتا، پھر میں ان کو اجازت نہیں دیتا، پھر میں ان کو اجازت نہیں دیتا۔ اور حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا: میری بیٹی (فاطمہ) میری جان کا حصہ ہے، اُس کی پریشانی مجھے پریشان کرتی ہے اور اُس کی تکلیف مجھے تکلیف دیتی ہے۔"

۷۰۔ أن المسور بن مخرمة قال: قال رسول الله ﷺ: إن فاطمة بضعة مني، و إني أكره أن يسوءها، و الله لا تجتمع بنت رسول الله ﷺ و بنت عدو الله عند رجل واحد۔ (۷۰)

"حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے اور میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ کوئی شخص اسے ناراض کرے۔ خدا کی قسم کسی شخص کے پاس رسول اللہ اور دشمن خدا کی بیٹیاں جمع نہیں ہوسکتیں۔"

.... ۱۰۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۱۰: ۲۸۸

۱۱۔ حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادیث الرسول ﷺ، ۳: ۱۸۴

۱۲۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۷: ۳۲۵

۱۳۔ ابن جوزی، صفۃ الصفوۃ، ۲: ۷

۱۴۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۷۹، ۸۰

۱۵۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۷

۱۶۔ شوکانی، درالسحابہ فی مناقب القرابۃ والصحابہ: ۲۷۴

(۷۰) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۶۴، رقم: ۳۵۲۳

۲۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰۳، رقم: ۲۴۴۸

۳۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۶۴۴، رقم: ۱۹۹۹

۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۵۹، رقم: ۱۳۳۵

۵۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۰۷، ۴۰۸، ۵۳۵، رقم: ۶۹۵۶، ۶۹۵۷، ۷۰۶۰

←

فصل : ۲۷

ورّث النبی ﷺ أوصافه لإبناء فاطمة الزهرا سلام اللہ علیہا

﴿ اَولادِ فاطمہ سلام اللہ علیہم...... وارِثانِ اَوصافِ مصطفیٰ ﷺ ﴾

۷۱۔ عن فاطمة بنت رسول الله ﷺ أنها أتت بالحسن و الحسين إلى رسول الله ﷺ فى شكواه الذى توفى فيه، فقالت: يا رسول الله صلى الله عليك وسلم! هذان ابناک فورثهما شيئا، فقال: أما الحسن فله هيبتی و سؤددی، و أما حسين فله جرأتی و جودی۔ (۷۱)

''سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا بنتِ رسول اللہ ﷺ بیان کرتی ہیں کہ میں حضور

.... ۶۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۰:۱۸، ۱۹، رقم: ۱۸، ۱۹

۷۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲:۴۰۵، رقم: ۱۰۱۳

۸۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۲:۷۳، رقم: ۸۰۳

۹۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۲۰۳

۱۰۔ دولابی، الذریۃ الطاہرۃ: ۴۷، ۴۸، رقم: ۵۶

(۷۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲:۴۲۳، رقم: ۱۰۴۱

۲۔ طبرانی نے 'المعجم الاوسط (۶:۲۲۲، ۲۲۳، رقم: ۶۲۴۵)' میں اس حدیث کو حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۔ شیبانی، الآحاد و المثانی، ۱:۲۹۹، رقم: ۴۰۸

۴۔ شیبانی، الآحاد و المثانی، ۵:۳۷۰، رقم: ۲۹۷۱

۵۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۱۸۵)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے، جبکہ میں اس کے راویوں کو نہیں جانتا۔

←

نبی اکرم ﷺ کے مرضِ وصال میں حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! یہ دونوں آپ کے بیٹے ہیں، انہیں کسی چیز کا وارث بنا دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن کے لئے میری ہیبت (رُعب) اور سرداری ہے، جبکہ حسین کے لئے میری جرأت اور سخاوت ہے۔''

۶۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۸: ۲۶۳

۷۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۲: ۲۹۹

۸۔ مزی، تہذیب الکمال، ۶: ۴۰۰

۹۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲: ۱۱۷، رقم: ۳۴۲۷۲

فصل : ۲۸

ذُرية فاطمة سلام الله عليها ذُرية النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿ اَولادِ فاطمہ سلام اللہ علیہم ...... ذُرّیتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ﴾

۷۲۔ عن فاطمة الزهراء رضی اللہ عنہا، قالت: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: كل بني أمٍ يَنْتَمُوْنَ إلى عصبة إلا ولد فاطمة، فأنا وَلِيُّهُم، و أنا عصبتهم۔ (۷۲)

’’حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر ماں کی اَولاد اپنے باپ کی طرف منسوب ہوتی ہے، سوائے فاطمہ کی اَولاد کے۔ پس میں ہی اُن کا ولی ہوں اور میں ہی اُن کا نسب ہوں۔‘‘

---

(۷۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۴، رقم: ۲۶۳۲

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۲۳، رقم: ۱۰۴۲

۳۔ ابو یعلیٰ، المسند، ۱۲: ۱۰۹، رقم: ۶۷۴۱

۴۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۳: ۲۶۴، رقم: ۴۷۸۷

۵۔ خطیب بغدادی کی ’تاریخ بغداد (۱۱: ۲۸۵)‘ میں بیان کردہ روایت میں وَلِیُّهُم کی بجائے اَبُوْهُم (اُن کا باپ) کے الفاظ ہیں۔

۶۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۴: ۲۲۴

۷۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۷۲، ۱۷۳

۸۔ مزی، تہذیب الکمال، ۱۹: ۴۸۳

۹۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲: ۱۱۶، رقم: ۳۴۲۶۶

۱۰۔ سخاوی، اِستجلاب اِرتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وذوی الشرف: ۱۲۹

۱۱۔ صنعانی، سبل السلام، ۴: ۹۹

۱۲۔ مناوی، فیض القدیر، ۵: ۱۷

۱۳۔ عجلونی، کشف الخفاء و مزیل الالباس، ۲: ۱۵۷، رقم: ۱۹۶۸

۷۳۔ عن عمر ﷺ، قال: سمعتُ رسول الله ﷺ يقول: كل بني أنثى فإن عصبتهم لأبيهم ما خلا ولد فاطمة، فإني أنا عصبتهم و أنا أبوهم۔ (۷۳)

''حضرت عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ہر عورت کی اولاد کا نسب اپنے باپ کی طرف سے ہوتا ہے سوائے اولادِ فاطمہ کے، کہ میں ہی اُن کا نسب ہوں اور میں ہی اُن کا باپ ہوں۔''

۷۴۔ عن جابر ﷺ، قال: قال رسول الله ﷺ: لكل بني أم عصبة ينتمون إليهم إلا ابني فاطمة، فأنا وليهما و عصبتهما۔ (۷۴)

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر ماں کی اولاد کا عصبہ (باپ) ہوتا ہے جس کی طرف وہ منسوب ہوتی ہے، سوائے فاطمہ کے بیٹوں کے، کہ میں ہی اُن کا ولی اور میں ہی اُن کا نسب ہوں۔''

---

(۷۳) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۴، رقم: ۲۶۳۱
۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۶۲۶، رقم: ۱۰۷۰
۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۴: ۲۲۴
۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۶: ۳۰۱
۵۔ سخاوی نے 'استجلاب ارتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف (ص: ۱۲۷)' میں طبرانی کی بیان کردہ روایت نقل کی ہے، اور اس کے رجال کو ثقہ قرار دیا ہے۔
۶۔ حسینی، البیان والتعریف، ۲: ۱۴۳، رقم: ۱۳۱۴
۷۔ شوکانی، نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار، ۶: ۱۳۹
۸۔ مناوی، فیض القدیر، ۵: ۱۷

(۷۴) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۹، رقم: ۴۷۷۰
۲۔ سخاوی، استجلاب ارتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف: ۱۳۰

فصل : ۲۹

ينقطع كل نسب و سبب يوم القيامة إلا نسب فاطمة سلام الله عليها و سببها

﴿روزِ محشر نسبِ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے سوا ہر نسب منقطع ہو جائے گا﴾

۷۵۔ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ: إني سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يقول: كل نسب و سبب ينقطع يوم القيامة إلا ما كان من سببي و نسبي۔ (۷۵)

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''میرے نسب اور رشتہ کے سوا قیامت کے

(۷۵) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۵۳، رقم: ۴۶۸۴

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۶۲۵، ۶۲۶، رقم: ۱۰۶۹، ۱۰۷۰

۳۔ احمد بن حنبل نے 'فضائل الصحابہ (۲: ۷۵۸، رقم: ۱۳۳۳)' میں یہ حدیث مسور بن مخرمہ سے بھی روایت کی ہے۔

۴۔ بزار، المسند، ۱: ۳۹۷، رقم: ۲۷۴

۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۴، ۴۵، رقم: ۲۶۳۳، ۲۶۳۴

۶۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۵: ۳۷۶، رقم: ۵۶۰۶

۷۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۶: ۳۵۷، رقم: ۶۶۰۹

۸۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۳: ۲۵۵، رقم: ۴۷۵۵

۹۔ مقدسی، الأحادیث المختارہ، ۱: ۱۹۸، رقم: ۱۰۲

۱۰۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۱۷۳)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے 'الاوسط' اور 'الکبیر' میں روایت کیا ہے، اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۱۱۔ عبدالرزاق، المصنف، ۶: ۱۶۳، ۱۶۴، رقم: ۱۰۳۵۴

←

دن ہر نسب اور رشتہ منقطع ہو جائے گا۔‘‘

۷۶۔ عن عبد الله بن الزبیر ﷺ، قال: قال رسول الله ﷺ: کل نسب و صهر منقطع یوم القیامة إلا نسبی و صهری ۔ (۷۶)

’’حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

......۱۲۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷: ۶۳، ۶۴، ۱۱۴

۱۳۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۸: ۴۶۳

۱۴۔ دولابی، الذریۃ الطاہرۃ: ۱۱۵، ۱۱۶

۱۵۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۷: ۳۱۴

۱۶۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۶: ۱۸۲

۱۷۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۲۵۶

۱۸۔ سخاوی، إستجلاب ارتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف: ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۹

۱۹۔ حسینی، البیان والتعریف، ۱: ۲۰۵، رقم: ۱۳۱۶

(۷۶) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۴: ۲۵۷، رقم: ۴۱۳۲

۲۔ طبرانی نے ’المعجم الکبیر (۱۱: ۲۴۳، رقم: ۱۱۶۲۱)‘ میں اس مفہوم کی روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے لی ہے۔

۳۔ طبرانی نے ’المعجم الکبیر (۲۰: ۲۷، رقم: ۳۳)‘ میں حضرت مسور بن مخرمہ ﷺ سے مروی حدیث بھی بیان کی ہے۔

۴۔ خلال نے ’السنۃ (۲: ۴۳۳، ۶۵۵)‘ میں مسور بن مخرمہ سے مروی حدیث کی اسناد کو حسن قرار دیا ہے۔

۵۔ خطیب بغدادی نے ’تاریخ بغداد (۱۰: ۲۷۱)‘ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

۶۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۱۷

۷۔ عسقلانی، تلخیص الحبیر، ۳: ۱۴۳، رقم: ۱۴۷۷

نے فرمایا: قیامت کے دن ہر نسب و تعلق منقطع ہو جائے گا سوائے میرے نسب اور تعلق کے۔''

۷۷۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما أن رسول الله ﷺ قال: کل سبب و نسب منقطع یوم القیامة إلا سببي و نسبي۔ (۷۷)

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے رشتہ اور نسب کے سوا قیامت کے دن ہر رشتہ اور نسب منقطع ہو جائے گا۔''

---

(۷۷) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۱: ۲۴۳، رقم: ۱۱۶۲۱

۲۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۱۷۳)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۳۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۰: ۲۷۱

۴۔ سخاوی، استجلاب ارتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول ﷺ و ذوي الشرف: ۱۳۳

فصل : ۳۰

إنّها أوّل أهلِ النبي ﷺ لحوقاً به بعد وفاته

﴿وِصالِ مصطفیٰ ﷺ کے بعد سب سے پہلے سیدہ سلام اللہ علیہا ہی آپ ﷺ سے ملیں﴾

۷۸۔ عن عائشة رضی الله عنها، قالت: دعا النبیُّ ﷺ فاطمة ابنتَهُ فی شَکْواهُ التی قُبِضَ فیها، فسارّها بشیٍ فبکت، ثم دعاها فسارّها فضحکتْ، قالت: فسألتُها عن ذٰلک، فقالت: سارّنی النبیُّ ﷺ فأخبرنی أنه یُقبَضُ فی وجَعِه الذی تُوُفّی فیه، فبکیتُ، ثم سارّنی فأخبرنی أنّی أوّلُ أهلِ بیته أتبَعُه، فضحکتُ۔ (۷۸)

’’اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

(۷۸) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۲۷، ۱۳۶۱، رقم: ۳۴۲۷، ۳۵۱۱
۲۔ بخاری، الصحیح، ۴: ۱۶۱۲، رقم: ۴۱۷۰
۳۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰۴، رقم: ۲۴۵۰
۴۔ نسائی، السنن الکبری، ۵: ۹۵، رقم: ۸۳۶۶
۵۔ نسائی، فضائل الصحابہ: ۷۷، رقم: ۲۶۴
۶۔ احمد بن حنبل، المسند، ۶: ۲۴۰، ۲۸۲
۷۔ احمد بن حنبل، نے ’المسند (۶: ۲۸۳)‘ میں یہی حدیث جعفر بن عمرو بن اُمیہ سے بھی روایت کی ہے۔
۸۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۵۴، رقم: ۱۳۲۲
۹۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۰۴، رقم: ۶۹۵۴
۱۰۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۸۸، رقم: ۳۲۲۷۰
۱۱۔ ابو یعلی، المسند، ۱۲: ۱۲۲، رقم: ۶۷۵۵

←

نے اپنی صاحبزادی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو اپنے مرضِ وِصال میں بلایا، پھر سرگوشی کے انداز میں اُن سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں، پھر نزدیک بلا کر سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اِس بارے میں اُن سے پوچھا تو اُنہوں نے بتایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ اِسی مرض میں میری وفات ہو جائے گی تو میں رونے لگی، پھر آپ ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ ان کے گھر والوں میں سب سے پہلی میں ہوں جو آپ ﷺ کے پیچھے آپ ﷺ سے جا ملوں گی، تو میں ہنس پڑی۔‘‘

۷۹۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا، عن فاطمة رضی اللہ عنہا: أن النبی ﷺ قال لها: أنتِ أوّلُ أهلی لُحُوقًا بی، فضحکت لذالک۔ (۷۹)

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت کی کہ حضور نبیٔ اکرم ﷺ نے اُنہیں فرمایا: میرے اہل بیت میں سے (میرے وصال کے بعد) تم سب سے پہلے مجھے ملوگی، تو میں اِس خوشی پر ہنس پڑی۔‘‘

۸۰۔ عن ابن عباس ﷺ، قال: قال رسول اللہ ﷺ لفاطمة رضی اللہ عنہا: أنت أوّل أهلی لحوقًا بی۔ (۸۰)

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ

.... ۱۲۔ حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادیث الرسول ﷺ، ۳: ۱۸۲

۱۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۲۱، رقم: ۱۰۳۷

۱۴۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۲: ۲۴۷

۱۵۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۳۱

(۷۹) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۳۶۹، رقم: ۳۵۹۸۰

۲۔ شیبانی، الآحاد و المثانی، ۵: ۳۵۷، ۳۵۸، رقم: ۲۹۳۴۔۲۹۳۵

(۸۰) ۱۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۳، رقم: ۱۳۳۵

←

نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میرے گھر والوں میں تُو سب سے پہلے تو مجھ سے ملے گی۔''

۸۱۔ عن ابن عباس رضي الله عنهما، قال: لما نَزَلَتْ ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ﴾ دعا رسول الله ﷺ فاطمة، فقال: قد نعيت إلى نفسي، فبكت، فقال: لا تبكي، فإنك أول أهلي لاحق بي، فضحكت فرآها بعض أزواج النبي ﷺ، فقلن: يا فاطمة! رأيناك بكيت، ثم ضحكت، قالت: إنه أخبرني أنه قد نعيت إليه نفسه فبكيت، فقال لي: لا تبكي، فإنك أول أهلي لاحق بي فضحكت۔ (۸۱)

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب آیت ...... جب اللہ کی مدد اور فتح آ پہنچے ...... نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور فرمایا: میری وفات کی خبر آ گئی ہے۔ وہ رو پڑیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مت رو، بے شک تو میرے گھر والوں میں سب سے پہلے مجھ سے آ ملے گی؛ تو وہ ہنس پڑیں، اس بات کو آپ ﷺ کی بعض بیویوں نے بھی دیکھا۔ اُنہوں نے کہا: فاطمہ! (کیا ماجرا ہے)، ہم نے تجھے پہلے روتے اور پھر ہنستے ہوئے دیکھا؟ وہ بولیں: حضور ﷺ نے مجھے بتایا: میری وفات کا وقت آ پہنچا ہے۔ (اِس پر) میں رو پڑی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مت رو، تو میرے خاندان میں سے سب سے پہلے مجھے ملنے والی ہے، تو میں ہنس پڑی۔''

...... ۲۔ احمد بن حنبل نے 'العلل ومعرفۃ الرجال (۲:۳۰۸، رقم:۲۸۲۸)' میں جعفر بن عمر بن اُمیہ سے بھی روایت کی ہے۔

۳۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیا، ۲:۴۰

(۸۱) ۱۔ دارمی، السنن، ۱:۵۱، رقم:۷۹

۲۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۴:۵۶۱

فصل : ۳۱

إنها علمت بوفاتها

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کا اپنے وِصال سے باخبر ہونا﴾

۸۲۔ عن أم سلمی رضی اللہ عنہا قالت: اشتکت فاطمة شکواها التی قبضت فیه، فکنت أمرضها فاصبحت یوما کامثل ما رأیتها فی شکواها تلک، قالت: و خرج علی لبعض حاجته، فقالت: یا أمه! اسکبی لی غسلا، فسکبت لها غسلا فاغتسلت کاحسن ما رأیتها تغتسل، ثم قالت: یا أمه! اعطینی ثیابی الجدد، فاعطیتها فلبستها، ثم قالت: یا أمه! قدمی لی فراشي وسط البیت، ففعلت و اضطجعت و استقبلت القبلة و جعلت یدها تحت خدها، ثم قالت: یا أمه! انی مقبوضة الآن و قد تطهرت، فلا یکشفنی أحد فقبضت مکانها، قالت: فجاء علیّ فاخبرته۔ (۸۲)

''حضرت اُم سلمٰی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا اپنی

---

(۸۲) ۱۔ احمد بن حنبل، ۶: ۴۶۱، ۴۶۲

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۶۲۹، ۷۲۵، رقم: ۱۰۷۴، ۱۲۴۳

۳۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ، ۱۱۳

۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۱۱

۵۔ زیلعی، نصب الرایہ، ۲: ۲۵۰

۶۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۱۰۳

۷۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۲۱

مرضِ موت میں مبتلا ہوئیں تو میں اُن کی تیمار داری کرتی تھی۔ مرض کے اِس پورے عرصہ کے دوران جہاں تک میں نے دیکھا ایک صبح اُن کی حالت قدرے بہتر تھی۔ حضرت علی ﷺ کسی کام سے باہر گئے۔ سیدہ نے کہا: اماں! میرے غسل کرنے کے لئے پانی لائیں۔ میں پانی لائی، آپ نے، جہاں تک میں نے دیکھا، بہترین غسل کیا۔ پھر بولیں: اماں جی! مجھے نیا لباس دیں۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ آپ قبلہ رخ ہو کر لیٹ گئیں۔ ہاتھ مبارک رُخسار مبارک کے نیچے کر لیا۔ پھر فرمایا: اماں جی! اب میری وفات ہوگی، میں پاک ہو چکی ہوں، لہٰذا کوئی مجھے عریاں نہ کرے۔ پس اُسی جگہ آپ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوگئی۔

''اُمّ سلمٰی کہتی ہیں: پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے تو میں نے اُنہیں سیدہ کے وصال کی اِطلاع دی۔''

فصل : ۳۲

غَضّ أهل الجمع أبصارها عند مرور فاطمة الزهراء سلام الله علیها يوم القيامة إكراماً لها

﴿روزِ قیامت سیدہ سلام اللہ علیہا کی آمد پر سب اہلِ محشر نگاہیں جھکا لیں گے﴾

۸۳۔ عن عليّ رضی اللہ عنہ، قال: سمعتُ النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يقول: إذا كان يوم القيامة نادى مناد من وراء الحجاب: يا أهل الجمع! غضوا أبصاركم عن فاطمة بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتى تمر۔(۸۳)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن ایک نداء دینے والا پردے کے پیچھے سے آواز دے گا: اے اہلِ محشر! اپنی نگاہیں جھکا لو تاکہ فاطمہ بنت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزر جائیں۔''

۸۴۔ عن عليّ رضی اللہ عنہ، قال: قال النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إذا كان يوم القيامة، قيل: يا أهل الجمع! غضوا أبصاركم لتمر فاطمة بنت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتمر و عليها ريطتان خضراوان۔

---

(۸۳) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۶، رقم: ۴۷۲۸

۲۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۹۴

۳۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۲۰

۴۔ عجلونی، کشف الخفاء و مزیل الالباس، ۱: ۱۰۱، رقم: ۲۶۳

قال أبو مسلم: قال لي قلابة و كان معنا عبد الحميد أنه قال: حمراوان۔ (۸۴)

”حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو کہا جائے گا: اے اہلِ محشر! اپنی نگاہیں جھکا لو تاکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی فاطمۃ الزہراء گزر جائیں۔ پس وہ دو سبز چادروں میں لپٹی ہوئی گزر جائیں گی۔

”ابو مسلم نے کہا: مجھے قلابہ نے کہا، اور ہمارے ساتھ عبد الحمید بھی تھا، کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا: (سیدہ سلام اللہ علیہا) دو سرخ چادروں (میں لپٹی ہوئی گزر جائیں گی)۔“

۸۵۔ عن عائشة رضی الله عنها، قالت: قال النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ينادي مناد يوم القيامة: غضوا أبصاركم حتی تمر فاطمة بنت محمد النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ (۸۵)

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزِ قیامت ایک ندا دینے والا آواز دے گا: اپنی نگاہیں جھکا لو تاکہ فاطمہ بنت

---

(۸۴) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۵، رقم: ۴۷۵۷

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۳، رقم: ۱۳۴۴

۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱: ۱۰۸، رقم: ۱۸۰

۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۰، رقم: ۹۹۹

۵۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۳۵، رقم: ۲۳۸۶

۶۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۱۲

(۸۵) ۱۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۸: ۱۴۲

۲۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۹۴

محمد مصطفیٰ ﷺ گزر جائیں۔‘‘

۸۶۔ عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ ...... مرفوعا ...... إذا كان يوم القيامة نادى مناد من بُطنان العرش: يا أهل الجمع! نكسوا رؤسكم و غضوا أبصاركم حتى تجوز فاطمة إلى الجنة۔(۸۶)

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ روز قیامت عرش کی گہرائیوں سے ایک ندا دینے والا آواز دے گا: اے محشر والو! اپنے سروں کو جھکا لو اور اپنی نگاہیں نیچی کرلو تاکہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت کی طرف گزر جائیں۔‘‘

---

(۸۶) ا۔ عجلونی، کشف الخفاء و مزیل الالباس، ۱:۱۰۱، رقم: ۲۶۳

۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲:۱۰۶، رقم: ۳۴۲۱۱

۳۔ ہندی نے ’کنز العمال (۱۲:۱۰۶، رقم: ۳۴۲۱۰)‘ میں کہا ہے کہ اِسے ابوبکر نے ’الغیلانیات‘ میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۴۔ خطیب بغدادی نے ’تاریخ بغداد (۸:۱۴۱)‘ میں الفاظ کے معمولی اِختلاف کے ساتھ یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

۵۔ ہیثمی نے ’الصواعق المحرقۃ (۲:۵۵۷)‘ میں کہا ہے کہ اسے ابوبکر نے ’الغیلانیات‘ میں روایت کیا ہے۔

فصل : ۳۳

منظر مرور فاطمة سلام الله عليها على الصراط مع سبعين ألف جارية من الحور العين

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کا ستر ہزار حوروں کے جھرمٹ میں پل صراط سے گزرنے کا منظر﴾

۸۷۔ عن أبي أيوب الأنصاري ﷺ: إذا كان يوم القيامة نادى مناد من بطنان العرش: يا أهل الجمع! نكّسوا رؤسكم و غُضّو أبصاركم حتى تَمُرّ فاطمة بنت محمد ﷺ على الصراط، فتَمُرّ و معها سبعون ألف جارية من الحور العين كالبرق اللامع۔(۸۷)

''حضرت ابو ایوب انصاری ﷺ سے روایت ہے: روزِ قیامت عرش کی گہرائیوں سے ایک ندا دینے والا آواز دے گا: اے محشر والو! اپنے سروں کو جھکا لو اور اپنی نگاہیں نیچی کرلو تاکہ فاطمہ بنت محمد مصطفیٰ ﷺ پل صراط سے گزر جائیں۔

---

(۸۷) ۱۔ محب طبری نے 'ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ (ص:۹۴)' میں کہا ہے کہ اِسے حافظ ابوسعید نقاش نے 'فوائد العراقیین' میں روایت کیا ہے۔

۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲:۱۰۵، ۱۰۶، رقم: ۳۴۲۰۹، ۳۴۲۱۰

۳۔ ابن جوزی نے 'تذکرۃ الخواص (ص: ۲۷۹)' میں ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

۴۔ ہیتمی نے 'الصواعق المحرقۃ (۲:۵۵۷)' میں کہا ہے کہ اِسے ابوبکر نے 'الغیلانیات' میں روایت کیا ہے۔

۵۔ مناوی، فیض القدیر، ۱:۴۲۰، ۴۲۹

پس آپ گزر جائیں گی اور آپ کے ساتھ حور عین میں سے چمکتی بجلیوں کی طرح ستر ہزار خادمائیں ہوں گی۔''

۸۸۔ عن عليّ ﷺ، قال: قال رسول الله ﷺ: تُحشر ابنتي فاطمة يوم القيامة و عليها حُلة الكرامة قد عجنت بماء العيون، فتنظر إليها الخلائق، فيتعجّبون منها، ثم تُكسى حُلة من حُلل الجنة [تشتمل] على ألف حلة مكتوب [عليها] بخط أخضر: أدخِلوا بنة محمد ﷺ الجنة على أحسن صورة و أكمل هيبة و أتم كرامة و أوفر حظ۔ فتُزَفُّ إلى الجنة كالعروس حولها سبعون ألف جارية۔

''سیدنا علی ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری بیٹی فاطمہ قیامت کے دن اِس طرح اُٹھے گی کہ اُس پر عزت کا جوڑا ہوگا، جسے آبِ حیات سے دھویا گیا ہے۔ ساری مخلوق اُسے دیکھ کر دنگ رہ جائے گی، پھر اُسے جنت کا لباس پہنایا جائے گا، جس کا ہر حلّہ ہزار حلّوں پر مشتمل ہوگا۔ ہر ایک پر سبز خط سے لکھا ہوگا: محمد مصطفیٰ ﷺ کی بیٹی کو اَحسن صورت، اَکمل ہیبت، تمام تر کرامت اور وافر تر عزت کے ساتھ جنت میں لے جاؤ۔ پس آپ کو دُلہن کی طرح سجا کر ستر ہزار حوروں کے جھرمٹ میں جنت کی طرف لایا جائے گا۔''

---

(۸۸) محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۹۵

فصل : ۳۴

تُحمل فاطمة سلام اللہ علیہا علی ناقة النبی ﷺ یوم القیامة

﴿روزِ قیامت سیدہ سلام اللہ علیہا حضور ﷺ کی سواری پر بیٹھیں گی﴾

۸۹۔ عن عليّ بن أبي طالب ؓ، قال: قال رسول اللہ ﷺ: إذا كان يوم القيامة حُملت على البُراق و حُملت فاطمة على ناقة العضباء۔(۸۹)

''حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن مجھے براق پر اور فاطمہ کو میری سواری عضباء پر بٹھایا جائے گا۔''

۹۰۔ عن أبي هريرة ؓ، قال: قال رسول اللہ ﷺ: تبعث الأنبياء يوم القيامة على الدواب ليوافوا بالمؤمنين من قومهم المحشر، و يبعث صالح على ناقته، و أبعث على البراق خطوها عند أقصى طرفها، و تبعث فاطمة أمامي۔(۹۰)

''حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انبیائے کرام قیامت کے دن اپنی اپنی سواری کے جانوروں پر سوار ہو کر اپنی قوم میں سے ایمان والوں کے ساتھ میدانِ محشر میں تشریف لائیں گے، اور صالح (علیہ السلام) اپنی اونٹنی پر لائے جائیں گے اور مجھے (مخصوص سواری) براق پر لایا

---

(۸۹) ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۰: ۳۵۳

(۹۰) حاکم نے 'المستدرک (۳: ۱۶۶، رقم: ۴۷۲۷)' میں کہا ہے کہ یہ حدیث امام مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

جائے گا، جس کا قدم اُس کی منتہائے نگاہ پر پڑے گا اور میرے آگے فاطمہ ہوگی۔"

۹۱۔ عن بُريدة رضي الله عنه، قال مُعَاذ بن جبل رضي الله عنه: يا رسول الله صلى الله عليك وسلم! و أنت على العضباء؟ [قال: أنا] على البُراق يخصني الله به من بين الأنبياء، و فاطمة ابنتي على العضباء۔(۹۱)

"حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیا آپ روزِ قیامت اپنی اونٹنی عضباء پر سوار ہوکر گزریں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اُس براق پر سوار ہوں گا جو نبیوں میں خصوصی طور پر صرف مجھے عطا ہوگا، (مگر) میری بیٹی فاطمہ میری سواری عضباء پر ہوگی۔"

---

(۹۱) ۱۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۰: ۳۵۲، ۳۵۳

۲۔ ہندی نے 'کنز العمال (۱۱: ۲۹۹، رقم: ۳۳۳۴۰)' میں کہا ہے کہ اسے ابو نعیم اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

فصل : ۳۵

فاطمة سلام اللہ علیہا علاقة لميزان الآخرة

سیدہ سلام اللہ علیہا اُخروی ترازو کا دستہ ہیں

۹۲۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أنا ميزان العلم، و عليّ كفتاه، و الحسن و الحسين خيوطه، و فاطمة علاقته، و الأئمة من بعدی عموده يوزن به أعمال المحبّين لنا و المبغضين لنا۔(۹۲)

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا ترازو ہوں، علی اُس کا پلڑا ہے، حسن اور حسین اُس کی رسیاں ہیں، فاطمہ اُس کا دستہ ہے، اور میرے بعد اَئمہ اَطہار (اُس ترازو کی) عمودی سلاخ ہیں، جس کے ذریعے ہمارے ساتھ محبت کرنے والوں اور بغض رکھنے والوں کے اَعمال تولے جائیں گے۔"

(۹۲) ۱۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۱: ۴۴، رقم: ۱۰۷
۲۔ عجلونی نے 'کشف الخفاء و مزیل الالباس (۱: ۲۳۶)' میں کہا ہے کہ دیلمی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع روایت بیان کی ہے۔

فصل : ٣٦

أول من يدخل الجنة مع النبی ﷺ فاطمة سلام الله علیها و زوجها و ابناها

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا اور اُن کا گھرانہ حضور ﷺ کے ساتھ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا﴾

٩٣۔ عن عليّ رضی اللہ عنہ، قال: أخبرني رسول الله ﷺ: ان أول من يدخُلُ الجنة أنا و فاطمة و الحسن و الحسين۔ قلت: يا رسول الله صلى الله عليك وسلم! فمحبونا؟ قال: من ورائكم۔ (٩٣)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بتایا: (میرے ساتھ) سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں، مَیں، فاطمہ، حسن اور حسین ہونگے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہم سے محبت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پیچھے ہوں گے۔''

٩٤۔ عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ، قال رسول الله ﷺ: أول شخص يدخل

---

(٩٣) ١۔ حاکم، المستدرک، ٣: ١٦٤، رقم: ٤٧٢٣

٢۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ١٤: ١٧٣

٣۔ ہندی، کنز العمال، ١٢: ٩٨، رقم: ٣٤١٦٦

٤۔ ہیتمی نے 'الصواعق المحرقۃ (٢: ٤٤٨)' میں کہا ہے کہ اسے ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

٥۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ٢١٤

الجنة فاطمة۔ (۹۴)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والی ہستی فاطمہ ہوگی۔''

۹۵۔ عن أبی یزید المدنیّ، قال: قال رسول اللہ ﷺ: أول شخص یدخل الجنة: فاطمة بنت محمد، و مثلها فی هذه الأمة مثل مریم فی بنی اسرائیل۔ (۹۵)

''حضرت ابو یزید مدنی سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت میں داخل ہونے والوں میں سب سے پہلے میری بیٹی فاطمہ ہوگی، اور (میری) اِس اُمت میں وہ ایسی ہیں جیسے بنی اسرائیل میں مریم۔''

---

(۹۴) ۱۔ ذہبی نے 'میزان الاعتدال فی نقد الرجال (۴:۳۵۱)' میں کہا ہے کہ اسے ابو صالح مؤذن نے 'مناقب فاطمہ' میں روایت کیا ہے۔

۲۔ عسقلانی نے بھی 'لسان المیزان (۴:۱۶)' میں ایسا کہا ہے۔

(۹۵) ۱۔ قزوینی، التدوین فی أخبار قزوین، ۱:۴۵۷

۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲:۱۱۰، رقم: ۳۴۲۳۴

فصل : ٣٧

مسکنها یوم القیامة فی قبة بیضاء سقفها عرش الرحمٰن

﴿روز قیامت سیدہ سلام اللہ علیہا کا مسکن عرشِ خداوندی کے نیچے سفید گنبد ہوگا﴾

٩٦۔ عن عمر بن الخطاب ﷺ، قال: قال رسول اللہ ﷺ: إن فاطمة و علیا و الحسن والحسین فی حظیرة القدس فی قبة بیضاء سقفها عرش الرحمن۔(٩٦)

''حضرت عمر بن خطاب ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک آخرت میں فاطمہ، علی، حسن اور حسین (جنت) الفردوس میں سفید گنبد میں مقیم ہوں گے، جس کی چھت عرشِ خداوندی ہوگا۔''

٩٧۔ عن أبی موسی الأشعری، قال: قال رسول اللہ ﷺ: أنا و علیّ و فاطمة و الحسن و الحسین یوم القیامة فی قبة تحت العرش۔(٩٧)

''حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روزِ قیامت میں، علی، فاطمہ، حسن اور حسین عرش کے نیچے گنبد میں قیام پذیر ہوں گے۔''

---

(٩٦) ١۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ١٤: ٦١

٢۔ ہندی، کنز العمال، ١٢: ٩٨، رقم: ٣٤١٦٧

(٩٧) ١۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ٩: ١٧٤

٢۔ زرقانی، شرح الموطا، ٤: ٤٤٣

٣۔ عسقلانی، لسان المیزان، ٢: ٩٤

فصل : ۳۸

إنّ فاطمة سلام اللہ علیہا و زوجها و ابناها و من أحبهم مجتمعون مع النبی ﷺ فی مکان واحد یوم القیامة

﴿پنجتن پاک اور اُن کے تمام محبّ قیامت کے دِن ایک ہی جگہ ہوں گے﴾

۹۸۔ عن علیّ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ لفاطمة: إنی و إیاک و هذین و هذا الراقد فی مکان واحد یوم القیامة۔ (۹۸)

”حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: (اے فاطمہ!) میں، تو اور یہ دونوں (حسن و حسین) اور یہ سونے والا (حضرت علی رضی اللہ عنہ، کیونکہ اُس وقت آپ سو کر اُٹھے ہی تھے) روزِ قیامت ایک ہی جگہ ہوں گے۔“

۹۹۔ عن علیّ رضی اللہ عنہ، عن النبی ﷺ، قال: أنا و علیّ و فاطمة و

(۹۸) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱:۱۰۱

۲۔ بزار، المسند، ۳:۲۹، ۳۰، رقم:۷۷۹

۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲:۶۹۲، رقم:۱۱۸۳

۴۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۹:۱۶۹، ۱۷۰) میں کہا ہے احمد بن حنبل کی روایت کردہ حدیث کی سند میں قیس بن ربیع کے بارے میں اِختلاف ہے، جبکہ بقیہ تمام رِجال ثقہ ہیں۔

۵۔ شیبانی، السنہ، ۲:۵۹۸، رقم:۱۳۲۲

۶۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷:۲۲۰

حسن و حسين مجتمعون و من أحبنا، يوم القيامة نأكل و نشرب حتى يفرق بين العباد۔(۹۹)

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں، علی، فاطمہ، حسن و حسین اور ہمارے محبین سب روزِ قیامت ایک ہی جگہ اکٹھے ہوں گے۔ قیامت کے دن ہمارا کھانا پینا بھی اِکٹھا ہوگا، یہاں تک کہ لوگوں میں فیصلے کر دیئے جائیں گے۔“

(۹۹) ۱۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۱۷۴)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور میں اس کے راویوں کو نہیں جانتا۔

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۱، رقم: ۲۶۲۳

فصل : ۳۹

قالت أم المؤمنين عائشة رضی اللہ عنہا ......
"فاطمة سلام الله عليها أفضل الناس بعد أبيها"

﴿فرمانِ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا...... بعد از مصطفیٰ ﷺ
اَفضل ترین ہستی سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا ہیں﴾

۱۰۰۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: ما رأيت أفضل من فاطمة رضی اللہ عنہا غير أبيها۔ (۱۰۰)

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے افضل اُن کے بابا ﷺ کے علاوہ کسی شخص کو نہیں پایا۔''

۱۰۱۔ عن عمرو بن دينار، قال: قالت عائشه رضی اللہ تعالیٰ عنہا: ما رأيت أحدا قط أصدق من فاطمة غير أبيها۔ (۱۰۱)

''عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بابا ﷺ کے سوا میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ سچا کائنات میں کوئی نہیں دیکھا۔''

---

(۱۰۰) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۱۳۷، رقم: ۲۷۲۱

۲۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۲۰۱)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی اور ابویعلی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح ہیں۔

۳۔ شوکانی، در السحابہ فی مناقب القرابۃ والصحابہ رضی اللہ عنہم: ۲۷۷، رقم: ۲۴

(۱۰۱) ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۲: ۴۱، ۴۲

فصل : ۴۰

قال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ......

"فاطمة سلام الله عليها أحب الناس بعد أبيها"

﴿فرمانِ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ...... بعداز مصطفیٰ ﷺ محبوب ترین ہستی سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا ہیں﴾

١٠٢- عن عمر رضی اللہ عنہ أنه دخل على فاطمة بنت رسول الله ﷺ، فقال: يا فاطمة! و الله! ما رأيت أحدا أحب إلى رسول الله ﷺ منکِ، و الله! ما كان أحد من الناس بعد أبيکِ ﷺ أحب إلیّ منکِ۔ (١٠٢)

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے اور کہا: اے فاطمہ! خدا کی قسم! میں نے آپ کے سوا کسی شخص کو رسول اللہ ﷺ کے نزدیک محبوب تر نہیں دیکھا۔ اور خدا کی قسم! لوگوں میں سے مجھے بھی کوئی اور آپ سے زیادہ محبوب نہیں سوائے آپ کے بابا ﷺ کے۔''

(١٠٢) ١- حاکم، المستدرک، ٣: ١٦٨، رقم: ۴٧٣٦

٢- ابن ابی شیبہ، المصنف، ٧: ٤٣٢، رقم: ٣٧٠٤٥

٣- شیبانی، الآحاد والمثانی، ٥: ٣٦٠، رقم: ٢٩٥٢

۴- احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ١: ٣٦۴، رقم: ٥٣٢

٥- خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۴: ٤٠١

مآخذ و مراجع

۱۔ القرآن الحکیم

۲۔ آلوسی، محمود بن عبد اللہ حسینی (۱۲۱۷۔۱۲۷۰ھ/۱۸۰۲۔۱۸۵۴ء)۔ روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۳۔ ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/۷۷۶۔۸۴۹ء)۔ المصنف۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۴۔ ابن اثیر، ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (۵۵۵۔۶۳۰ھ/۱۱۶۰۔۱۲۳۳ء)۔ أسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۵۔ ابن بشکوال، ابو قاسم خلف بن عبد الملک (۴۹۵ھ/ ۵۷۸ء)۔ غوامض الاسماء المبہمۃ الواقعۃ فی متون الأحادیث المسندہ۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب، ۱۴۰۷ھ۔

۶۔ ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ صفۃ الصفوہ۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء۔

۷۔ ابن جوزی، ابو الفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ تذکرۃ الخواص۔ بیروت، لبنان: موسسۃ اہل البیت، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۸۔ ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ الثقات۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء۔

۹۔ ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: موسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۱۰۔ ابن حیان، ابو محمد عبداللہ بن محمد بن جعفر الأنصاری (۲۷۴ھ/۳۶۹ھ)۔ طبقات

المحدثین باصبهان۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء
۱۱۔ ابن راہویہ، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبداللہ (۱۶۱۔ ۲۳۷ھ/ ۷۷۸۔ ۸۵۱ء)۔ المسند۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔
۱۲۔ ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد (۱۶۸۔ ۲۳۰ھ/ ۷۸۴۔ ۸۴۵ء)۔ الطبقات الکبریٰ۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعۃ والنشر، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔
۱۳۔ ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔ ۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔ ۱۰۷۱ء)۔ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ۔
۱۴۔ ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔ ۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵۔ ۱۱۷۶ء)۔ تاریخ دمشق الکبیر (تاریخ ابن عساکر)۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔
۱۵۔ ابن قانع، ابوالحسین عبدالباقی بن قانع (۲۶۵ھ/ ۳۵۱ھ)۔ معجم الصحابۃ۔ المدینۃ المنورۃ، سعودی عرب: مکتبۃ الغرباء الأثریۃ، ۱۴۱۸ھ۔
۱۶۔ ابن قدامہ، ابو محمد عبداللہ بن احمد مقدسی (م ۶۲۰ھ)۔ المغنی فی فقہ الامام احمد بن حنبل الشیبانی۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔
۱۷۔ ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔ ۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔ ۱۳۷۳ء)۔ البدایہ و النہایہ۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔
۱۸۔ ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔ ۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔ ۱۳۷۳ء)۔ تفسیر القرآن العظیم۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔
۱۹۔ ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔ ۲۷۳ھ/ ۸۲۴۔ ۸۸۷ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔
۲۰۔ ابو داؤد، سلیمان بن اشعث سجستانی (۲۰۲۔ ۲۷۵ھ/ ۸۱۷۔ ۸۸۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔
۲۱۔ ابو عوانہ، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیساپوری (۲۳۰۔ ۳۱۶ھ/ ۸۴۵۔

۹۲۸ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱۹۹۸ء۔

۲۲۔ ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔ ۴۳۰ھ/۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۲۳۔ ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المامون للتراث، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

۲۴۔ احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ فضائل الصحابہ۔ بیروت، لبنان: موسسۃ الرسالہ۔

۲۵۔ احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔

۲۶۔ احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ العلل و معرفۃ الرجال۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء

۲۷۔ اندلسی، عمر بن علی بن احمد الوادیاشی (۷۲۳۔۸۰۴ھ) تحفۃ المحتاج إلی ادلۃ المنہاج۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: دار حراء، ۱۴۰۶ھ۔

۲۸۔ بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ الادب المفرد۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء۔

۲۹۔ بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ التاریخ الکبیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۳۰۔ بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔

۳۱۔ بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ الکنیٰ۔ بیروت، لبنان: دار الفکر

۳۲۔ بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

۳۳۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔
۱۰۶۶ء)۔ دلائل النبوۃ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔
۳۴۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔
۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبریٰ۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔
۳۵۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔
۱۰۶۶ء)۔ شعب الایمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔
۳۶۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔
۱۰۶۶ء)۔ الاعتقاد، بیروت، لبنان، دار الآفاق الجدید، ۱۴۰۱ھ۔
۳۷۔ ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/۸۲۵۔
۸۹۲ء)۔ الجامع الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔
۳۸۔ جرجانی، ابو القاسم حمزہ بن یوسف (۳۴۸ھ/۳۴۵ھ)۔ تاریخ جرجان۔ بیروت، لبنان:
عالم الکتب، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔
۳۹۔ حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ المستدرک علی
الصحیحین۔ بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔
۴۰۔ حسینی، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴۔۱۱۲۰ھ)۔ البیان و التعریف۔ بیروت، لبنان: دار
الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ۔
۴۱۔ حکیم ترمذی، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر (۱)۔ نوادر الاصول فی احادیث
الرسول ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

(۱) حکیم ترمذی ۳۱۸ھ/۹۳۰ء میں زندہ تھے مگر اُن کی تاریخ وفات معلوم نہیں۔

۴۲۔ حلبی، ابراہیم بن محمد بن سبط ابن العجمی ابو الوفا الطرابلسی (۷۵۳ھ/۸۴۱ء)۔ الکشف
الحثیث۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب + مکتبۃ النہضۃ العربیہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔
۴۳۔ حمیدی، ابو بکر عبد اللہ بن زبیر (م ۲۱۹ھ/۸۳۴ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار الکتب
العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔
۴۴۔ خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔

۳۶۳ھ/۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۴۵۔ **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔
۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ **موضح أوہام الجمع و التفریق**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ،
۱۴۰۷ھ۔

۴۶۔ **خلال**، ابو بکر احمد بن محمد بن ہارون بن یزید، (۲۳۴۔۳۱۱ھ)۔ **السنہ**۔ ریاض، سعودی
عرب: ۱۴۱۰ھ۔

۴۷۔ **دارقطنی**، ابو الحسن علی بن عمر (۳۰۶ھ/۳۸۵ھ)۔ **سؤالات حمزۃ**۔ الریاض، سعودی
عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

۴۸۔ **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔۲۵۵ھ/ ۷۹۷۔۸۶۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت،
لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۴۹۔ **دولابی**، الامام الحافظ ابو بشر محمد بن احمد بن محمد بن حماد (۲۲۴۔۳۱۰ھ)۔ **الذریۃ
الطاہرۃ النبویہ**۔ کویت: الدار السلفیۃ۔ ۱۴۰۷

۵۰۔ **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو ہمذانی (۴۴۵۔۵۰۹ھ/
۱۰۵۳۔۱۱۱۵ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ،
۱۹۸۶ء۔

۵۱۔ **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **سیر أعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان:
مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۳ھ۔

۵۲۔ **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **معجم المحدثین**۔ طائف، سعودی
عرب: مکتبۃ الصدیق، ۱۴۰۸ھ۔

۵۳۔ **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **میزان الاعتدال فی نقد الرجال**۔
بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

۵۴۔ **رویانی**، ابو بکر محمد بن ہارون (م ۳۰۷ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ،
۱۴۱۶ھ۔

۵۵۔ **زرقانی**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی

(۱۰۵۵-۱۱۲۲ھ/۱۶۴۵-۱۷۱۰ء)۔ شرح الموطا۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ۔

۵۶۔ زیلعی، ابو محمد عبداللہ بن یوسف حنفی (م ۷۶۲ھ)۔ نصب الرایۃ لأحادیث الھدایہ۔ مصر: دار الحدیث، ۱۳۵۷ھ۔

۵۷۔ زید بغدادی، ابو اسماعیل، حماد بن اسحاق بن اسماعیل (م۔ ۲۶۷ھ)۔ ترکۃ النبی ﷺ والسبل التی وجھا فیھا۔ ۱۴۰۴ھ۔

۵۸۔ سخاوی، شمس الدین محمد بن عبدالرحمن (۸۳۱ھ/۹۰۲ء)۔ إستجلاب إرتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول ﷺ وذوی الشرف۔ بیروت، لبنان: دار المدینۃ، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

۵۹۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ الخصائص الکبریٰ۔ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔

۶۰۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ الدر المنثور فی التفسیر بالماثور۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۶۱۔ شبلنجی، شیخ مؤمن بن حسن مؤمن (و ۱۲۵۲ھ/۱۸۳۶ء)۔ نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۶۲۔ شوکانی، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳-۱۲۵۰ھ/۱۷۶۰-۱۸۳۴ء)۔ فتح القدیر۔ مصر: مطبع مصطفی البابی الحلبی و اولادہ، ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۴ء۔

۶۳۔ شوکانی، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳-۱۲۵۰ھ/۱۷۶۰-۱۸۳۴ء)۔ نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء۔

۶۴۔ شوکانی، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳-۱۲۵۰ھ/۱۷۶۰-۱۸۳۴ء)۔ در السحابہ فی مناقب القرابۃ والصحابہ۔ دمشق: دار الفکر، ۱۳۹۴ھ/۱۹۸۴ء۔

۶۵۔ شیبانی، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (۲۰۶-۲۸۷ھ/۸۲۲-۹۰۰ء)۔ الآحاد و المثانی۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

۶۶۔ شیبانی، ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ السنۃ۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

۶۷۔ صنعانی، محمد بن اسماعیل (۷۷۳۔۸۵۲ھ)۔ سبل السلام شرح بلوغ المرام۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۳۷۹ھ۔

۶۸۔ صیداوی، محمد بن احمد بن جمیع، ابوالحسین (۳۰۵۔۴۰۲)۔ معجم الشیوخ۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۰۵ھ۔

۶۹۔ طبرانی، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الاوسط۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۷۰۔ طبرانی، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الصغیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۷۱۔ طبرانی، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الکبیر۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثۃ۔

۷۲۔ طبرانی، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الکبیر۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۷۳۔ طبری، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ جامع البیان فی تفسیر القرآن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۷۴۔ طحاوی، ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹۔۳۲۱ھ/۸۵۳۔۹۳۳ء)۔ شرح معانی الآثار۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۹ھ۔

۷۵۔ طیالسی، ابو داؤد سلیمان بن داؤد جارود (۱۳۳۔۲۰۴ھ/۷۵۱۔۸۱۹ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۷۶۔ عبد بن حمید، ابو محمد بن نصر الکسی (م ۲۴۹ھ/۸۶۳ء)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنۃ، ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء۔

۷۷۔ عبدالرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/۷۴۴۔۸۲۶ء)۔ المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۷۸۔ عجلونی، ابو الفداء اسماعیل بن محمد بن عبد الہادی بن عبد الغنی جراحی (۱۰۸۷۔۱۱۶۲ھ/ ۱۶۷۶۔۱۷۴۹ء)۔ کشف الخفاء ومزیل الالباس۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ۔

۷۹۔ عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔ ۱۴۴۹ء)۔ الاصابہ فی تمییز الصحابہ۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء۔

۸۰۔ عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔ ۱۴۴۹ء)۔ تغلیق التعلیق علی صحیح البخاری۔ بیروت۔لبنان: المکتب الاسلامی + عمان + اُردن: دار عمار، ۱۴۰۵ھ۔

۸۱۔ عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔ ۱۴۴۹ء)۔ تلخیص الحبیر۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: ۱۳۸۴ھ/ ۱۹۶۴ء

۸۲۔ عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔ ۱۴۴۹ء)۔ تہذیب التہذیب۔ بیروت، لبنان، دار الفکر، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء

۸۳۔ عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ لسان المیزان۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی للمطبوعات ۱۴۰۶ھ /۱۹۸۶ء

۸۴۔ عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔ ۱۴۴۹ء)۔ فتح الباری۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۸۵۔ قرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحییٰ اُموی (۲۸۴۔۳۸۰ھ/ ۸۹۷۔۹۹۰ء)۔ الجامع لاحکام القرآن۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۸۶۔ قزوینی، عبد الکریم بن محمد الرافعی۔ التدوین فی أخبار قزوین۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۷ء۔

۸۷۔ قیسرانی، محمد بن طاہر بن القیسرانی (۴۴۸ھ/ ۵۰۷ھ)۔ تذکرۃ الحفاظ۔ الریاض، سعودی عرب: دار الصمیعی، ۱۴۱۵ھ۔

۸۸۔ محاملی، ابو عبد اللہ حسین بن اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن سعید بن ابان ضبی (۲۳۵۔

۳۳۰ھ/۸۳۹۔۹۴۱ء)۔ الامالی۔ عمان + اُردن + الدمام: المکتبۃ الاسلامیہ + دار ابن القیم، ۱۴۱۲ھ۔

۸۹۔ محب طبری، ابو جعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (۶۱۵۔۶۹۴ھ/ ۱۲۱۸۔۱۲۹۵ء)۔ ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ۔ جدہ، سعودی عرب: مکتبۃ الصحابہ، ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء۔

۹۰۔ مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴۔۷۴۲ھ/۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ تہذیب الکمال۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۹۱۔ مسلم، ابن الحجاج قشیری (۲۰۶۔ ۲۶۱ھ/ ۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۹۲۔ مقدسی، محمد بن عبد الواحد حنبلی (م ۶۴۳ھ)۔ الاحادیث المختارہ۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۹۳۔ مقری، ابو بکر محمد بن ابراہیم (۲۸۵ھ/ ۳۸۱ھ)۔ الرخصۃ فی تقبیل الید۔ ریاض، سعودی عرب: دار العاصمہ/ ۱۴۰۸ھ۔

۹۴۔ مناوی، عبد الرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲۔۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵۔۱۶۲۱ء)۔ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

۹۵۔ منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱۔۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵۔۱۲۵۸ء)۔ الترغیب والترہیب۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۹۶۔ نسائی، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ السنن۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات الاسلامیہ، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۹۷۔ نسائی، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ السنن الکبریٰ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۹۸۔ نسائی، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ فضائل الصحابہ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ۔

۹۹۔ نسائی، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ عمل الیوم و اللیلۃ۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔
۱۰۰۔نووی، ابو زکریا، یحیٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ تہذیب الاسماء و اللغات۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔
۱۰۱۔ ہیتمی، ابوالعباس احمد بن محمد بن محمد بن علی ابن حجر (م ۹۷۳ھ)۔ الصواعق المحرقۃ علی أهل الرفض والضلال والزندقۃ۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۹۹۷ء۔
۱۰۲۔ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ مجمع الزوائد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔
۱۰۳۔ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔
۱۰۴۔ ہندی، علاؤ الدین علی المتقی بن حسام الدین (م ۹۷۵ھ)۔ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔